عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

ملتان

لولاک

۱۱

ذوالقعدہ ۱۴۱۸ھ

مارچ ۱۹۹۸ء

بیاد
مجاہد ختم نبوت
حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ
۱/۱۰ ۳۷

قیمت فی شمارہ ۱۰ روپے
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرون ملک ۱۰۰۰ روپے پاکستانی

زیر سرپرستی

خواجۂ خواجگان
حضرت مولانا خان محمد مدظلہ

پیر طریقت
حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ

نگران اعلیٰ

فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

چیف ایڈیٹر

صاحبزادہ طارق محمود

سب ایڈیٹر

حافظ احمد عثمان شاہد ایڈووکیٹ

سرکولیشن مینجر

رانا محمد طفیل جاوید

مینجر

قاری محمد حفیظ اللہ

مجلس منتظمہ

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ
صاحبزادہ حافظ محمد عابد ○ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد
مولانا مفتی محمد جمیل خان ○ مولانا بشیر احمد
مولانا محمد اکرم طوفانی ○ مولانا جمال اللہ الحسینی
مولانا خدا بخش شجاع آبادی ○ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا مفتی حفیظ الرحمان ○ مولانا احمد بخش
مولانا محمد نذر عثمانی ○ مولانا غلام حسین
مولانا فقیر اللہ اختر ○ چوہدری محمد اقبال
مولانا قاضی احسان احمد ○ مولانا غلام مصطفیٰ

رابطہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان

☎ 061 514122
Fex : 061 542277

ناشر: صاحبزادہ طارق محمود، مطبع: تشکیل زیر پرنٹرز ملتان، مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آئینہ

امریکی کانگریس رپورٹ اور قادیانی اقلیت.................. اداریہ ۳

قربانی کے احکام و مسائل...... مولانا مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ ۱۰

ہر جرم تیرے شہر میں دستور ہوگیا.......... علامہ ابوٹیپو خالد الازہری ۱۵

دہشت گردی کی تازہ واردات.................. ایڈیٹر کے قلم سے ۱۷

رواداری کی وسعت اور قادیانی............ حضرت مولانا اللہ وسایا ۲۱

فلسفہ حج.................................. صاحبزادہ طارق محمود ۳۰

مجلس علماء اسلام کا قیام..................... مولانا زاہد الراشدی ۴۱

جماعتی سرگرمیاں............................ ادارہ ۴۳

تبصرہ کتب.................................. ادارہ ۴۷

ادارئیہ

امریکی کانگریس رپورٹ اور قادیانی اقلیت

واشنگٹن امریکی کانگریس کی ایک تازہ ترین رپورٹ میں پاکستان پر الزام عائد کیا گیا ہے۔ کہ وہ مذہبی اقلیتوں سے حکومتی سطح پر ناروا سلوک رکھتا ہے۔ تفصیلات کے مطابق وزیر خارجہ مسز میڈلین نے کانگریس کی ایک خصوصی کمیٹی کی عالمی سطح پر مذہبی عدم رواداری کے موضوع پر رپورٹ گذشتہ روز یہاں صحافیوں کو پیش کی۔ رپورٹ میں دعوی کیا گیا ہے کہ عیسائی دنیا بھر میں مظلوم ترین اقلیت ہیں۔ انہیں سب سے زیادہ مذہبی تعصب کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ رپورٹ میں پاکستان ایسے ممالک کی فہرست میں شامل کیا گیا ہے جہاں عیسائی اقلیت سے امتیازی سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ ان پر تشدد کیا جاتا ہے اور ملکی قوانین کے تحت ہراساں کیا جاتا ہے۔ رپورٹ میں کانگریس کمیٹی نے توہین رسالت قانون کو شدید تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا۔ کہ اس متنازعہ قانون کے تحت مقرر کردہ سزائے موت کو عیسائیوں اور احمدیوں (قادیانیوں) کو ہراساں کرنے کے لئے بطور ہتھیار استعمال کیا جاتا ہے۔ کانگریس کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ پاکستان سمیت ایسے تمام ممالک کی امداد بند کی جائے جو اقلیتوں کو تحفظ اور مکمل آزادی فراہم نہیں کرتے۔ رپورٹ میں پاکستان کے علاوہ دیگر چند اسلامی ممالک کو ہدف تنقید بنایا گیا ہے۔ ان میں سعودی عرب‘ افغانستان‘ ایران‘ سوڈان‘ اور انڈونیشیا شامل ہیں۔ مزید بر آں محکمہ خارجہ نے رپورٹ پر فوری کاروائی کرتے ہوئے دیگر ممالک کے ساتھ اس معاملے پر گفت وشنید کے لئے ایک مذہبی افسر مقرر کیا ہے۔ امریکی محکمہ خارجہ کی تاریخ میں اس نوعیت کی یہ پہلی تقرری ہے۔

(روزنامہ دن ۲۷ جنوری ۱۹۹۸ء)

امریکی وزارت خارجہ نے گذشتہ کئی برسوں سے انسانی حقوق کے حوالہ سے پاکستان کی اقلیتوں خصوصاً" قادیانیوں اور مسیحیوں کی حمایت میں یہ وطیرہ اختیار کر رکھا ہے کہ پاکستان میں ان کے ساتھ امتیازی سلوک روا رکھ کر ان کے بنیادی حقوق پامال کئے جارہے ہیں۔ نیز ان دو اقلیتوں کے افراد پر ظلم وستم ہورہا ہے۔ ان کے خلاف مقدمات درج کرکے انہیں ہراساں اور پریشان کیا جارہا ہے۔ امریکی وزارت خارجہ کے علاوہ انسانی حقوق سے متعلق بعض تنظیمیں اور بین الاقوامی ادارے بھی اس پروپگنڈہ میں مصروف عمل ہیں کہ پاکستان میں بسنے والی اقلیتوں کے حقوق محفوظ نہیں۔ اور یہ کہ ان پر بہت ظلم وستم ہورہا ہے۔ ایسے مضموم پروپگنڈے کے ضمن میں ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومتی‘ سرکاری سطح پر اس کا مثبت جواب دیا جائے۔ ہماری کسی حکومت نے سنجیدگی کے ساتھ اس بات کا نوٹس نہیں لیا۔ اول تو کسی حکومت نے اس کا جواب دینے کی

ضرورت ہی محسوس نہیں کی۔ عوامی تائید وحمایت کی حامل ہر حکومت یا واضح مینڈیٹ رکھنے والی حکومت۔ امریکہ کو اپنا ناخدا سمجھتے ہوئے خوف کھاتی ہے۔ سرکاری سطح پر اگر جواب دیا بھی جاتا ہے تو وہ محض رسمی صفائی کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ حکومت کو چاہیے کہ امریکی وزارت خارجہ سمیت حقوق انسانی کے تمام اداروں کو پاکستان کی اقلیتوں بالخصوص قادیانیوں اور مسیحیوں کے بارہ میں تمام حقائق وشواہد کے ساتھ جرات مندانہ جواب دے۔

دنیا بھر میں جن جن علاقوں اور خطوں میں مسلمانوں پر ظلم وستم ڈھائے جارہے ہیں۔ جہاں انسانی حقوق کا ہی نہیں بلکہ انسانیت کا قتل عام کیا جارہا ہے۔ وہاں امریکی وزارت خارجہ اور دیگر انسانی حقوق کے علمبردار ادارے کیوں خاموش ہیں؟ چیچنیا کے مسلمان ہوں یا بوسنیا کے کلمہ گو' ان پر روا رکھے گئے مظالم پر انسانی حقوق پر یہ ادارے مہر بلب ہیں۔ برما اور فلپائن کے حق پرست مسلمان اپنے حقوق کے حصول کے لئے ہی تو لڑرہے ہیں۔ ان کے بارہ میں امریکی وزارت خارجہ یا حقوق انسانی کے چمپیئن خاموش تماشائی بنے بیٹھے ہیں۔ ان کے بنیادی حقوق کے لئے کوئی صدائے بازگشت سنائی نہیں دیتی۔ فلسطینی مسلمانوں کے حقوق کے بارہ میں ابھی تک ان اداروں نے کوئی بھی خدمت سرانجام نہیں دی۔ مقبوضہ کشمیر میں کشمیری مسلمان بیٹیوں کی اجتماعی آبروریزی' نوجوانوں کے سفاکانہ قتل عام پر انسانی حقوق کے دعوی داروں کو کیوں سانپ سونگ گیا ہے۔ ماضی قریب میں ویت نام میں امریکہ نے انسانی حقوق کی جس طرح دھجیاں بکھیریں کیا امریکی وزارت خارجہ کو زیب دیتا ہے۔ کہ وہ ہماری سرزمین پر رہنے والی اقلیتوں کے بنیادی حقوق کی بات کرے۔ جس نام نہاد مہذب ملک کا صدر اپنے گھر کے بنیادی حقوق کی ادائیگی میں مخلص نہیں اس ملک کو انسانی حقوق کے نام سے دوسروں کے اندرونی معاملات میں ٹانگ اڑانے کی کیا ضرورت ہے؟ امریکہ معاہدہ کے تحت پاکستان کو نہ تو ایف سولہ طیارے دیتا ہے اور نہ ہی ۶۰ کروڑ ڈالر کی کثیر رقم واپس کرتا ہے۔ کیا یہ انسانی حقوق پر ڈاکہ زنی کے مترادف نہیں؟۔

ہم پوری ذمہ داری سے یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ پاکستان میں بسنے والی تمام اقلیتیں جو آئین میں دیے گئے اقلیتی حقوق کے دائرے میں رہتی ہیں۔ ان کے بنیادی حقوق محفوظ ہیں اور انہیں عام شہریوں جیسی مراعات حاصل ہیں۔ پاکستان میں اقلیتوں کے بنیادی حقوق معطل قرار دینے اور ان کے ساتھ امتیازی سلوک روا رکھنے کا پروپگنڈہ کرنے والوں کو بتانا چاہیے کہ ہمارے ہاں اقلیتوں کو صرف قومی و صوبائی اسمبلیوں میں نہ صرف نمائندگی کا حق دیا گیا ہے بلکہ ان کے نمائندوں کو جھنڈے والی کاریں دے کر اقتدار میں بھی شریک رکھا گیا ہے۔ تاکہ اقلیتیں کسی قسم کے احساس محرومی کا شکار نہ ہوں۔ کیا امریکہ اور یورپ میں مسلمان اقلیت کو یہ (Advantage) حاصل ہے؟ امریکہ میں اسلام دوسرا بڑا مذہب ہے۔ اقتدار میں شراکت تو دور کی بات ہے وہاں

مسلمانوں کو کسی سطح پر بھی نمائندگی کا حق حاصل نہیں۔ اس تقابلی جائزہ کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ پاکستان میں بسنے والی اقلیتوں کے ساتھ امتیاز نہیں برتا گیا۔ بلکہ انہیں ممتاز کیا گیا ہے۔ مسیحی برادری کو مذہبی رسومات ادا کرنے کی مکمل آزادی ہے۔ ان کی عبادت گاہیں (چرچ) محفوظ ہیں۔ انہیں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور مسیحی بھائیوں کو مذہبی تہوار منانے کی مکمل آزادی ہے۔ مسیحیوں کی آزادی کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہوگا کہ ایک اسلامی ملک میں رہتے ہوئے غیر مسلم ہونے کی رعایت سے انہیں سرکاری طور پر شراب کے پرمٹ جاری کئے جاتے ہیں۔

پاکستان میں اکثریت اگرچہ مسلمانوں کی ہے۔ تاہم اقلیتوں کے بارہ میں اکثریت نے کبھی تعصب کا مظاہرہ نہیں کیا۔ جسٹس کارنیلس سپریم کورٹ کے چیف جسٹس رہے۔ موصوف عیسائی تھے لیکن انہیں اس اہم منصب سے علیحدہ کرنے کا مطالبہ دینی سیاسی حلقوں کی طرف سے کبھی نہیں اٹھایا گیا تھا۔ پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد پہلی کابینہ ہی تو جوگندر ناتھ مینڈل وزیر قانون بنائے گئے۔ وہ ہندو تھے۔ جبکہ چوہدری ظفراللہ خان قادیانی کو وزیر خارجہ بنایا گیا۔ ان کے خلاف تحریک اس لئے چلانا پڑی کہ انہوں نے وزارت خارجہ کو حکومت کی بجائے جماعت قادیانیہ کی مرہون منت بنا دیا۔ ان کی وفاداریاں مشکوک تھیں اور یہ کہ انہوں نے پاکستان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔ مختلف حکومتوں کے ادوار میں اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے افراد کو اہم عہدوں اور مناصب پر تعینات کیا گیا۔ پاکستان کے حساس اداروں میں عیسائی افسران کلیدی عہدوں پر فائز رہے۔ انہیں کبھی مذہبی تعصب کا نشانہ نہیں بنایا گیا۔

پاکستان میں اقلیتوں کے حوالہ سے امریکی کانگریس کو حقیقی دلچسپی قادیانی اقلیت سے ہے۔ مسیحی اقلیت کا نام تو بطور تبرک استعمال کیا جاتا ہے۔ امریکی محکمہ خارجہ کو انسانی حقوق کی فکر کب سے لاحق ہوئی؟ ۱۹۸۴ء کے امتناع قادیانیت آرڈیننس کے اجراء کے بعد جب قادیانیوں کو قانون کے تحت شعائر اسلامی کے استعمال سے روکا گیا۔ قادیانی جماعت کا سربراہ مرزا طاہر راہ فرار اختیار کر کے برطانیہ جا پہنچا۔ وہیں مسکن اختیار کیا۔ موصوف سازشوں‘ ریشہ دوانیوں اور پاکستان کے خلاف مذموم پروپگنڈے میں مشغول ہو گئے۔ اس کے بعد امریکی کانگریس اور انسانی حقوق سے متعلق اداروں کو پاکستان میں بسنے والی اقلیتوں خاص کر قادیانیوں اور مسیحیوں پر ہونے والے مظالم نظر آنے لگے۔ اب ہر سال امریکی وزارت خارجہ ایک رپورٹ مرتب کرتی ہے۔ جس میں اقلیتوں کے بنیادی حقوق سے متعلق فکر مندی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اس سال محکمہ خارجہ نے اپنی رپورٹ میں پاکستان کے علاوہ چند دیگر اسلامی ملکوں کو بھی ہدف تنقید کا نشانہ بنایا ہے کہ ان ملکوں میں اقلیتوں کو مکمل آزادی اور تحفظ حاصل نہیں۔ ان میں سعودی عرب‘ افغانستان‘ ایران‘ سوڈان‘ اور انڈونیشیا شامل ہیں۔ ہمارے خیال میں یہ امریکی وزارت خارجہ کی رپورٹ کا مضحکہ خیز پہلو ہے۔ سعودی عرب میں قادیانیوں کا داخلہ ہی ممنوع ہے۔ جب اس اقلیت کے افراد وہاں جا ہی نہیں سکتے تو پھر سعودی عرب میں قادیانی

اقلیت پر ظلم و ستم کیسا؟۔

پاکستان میں بسنے والی اقلیتیں سوائے قادیانیوں کے آئین و قانون کا احترام کرتی ہیں۔ ان کی حب الوطنی شک وشبہ سے بالاتر ہے۔ مسیحی اقلیت کے افراد شہری ہونے کے ناطے ہمارے معاشرہ کا ناگزیر حصہ ہیں۔ وہ ہمارے دکھ سکھ کے ساتھی ہیں۔ مسیحی ایک پیغمبر برحق کے ماننے والے ہیں۔ ان کا مذہب ڈھکا چھپا نہیں۔ لیکن اس کے برعکس قادیانی ایک جھوٹے نبی کے پیروکار ہیں۔ ان کا مذہبی تشخص دھوکہ دہی پر مبنی ہے۔ اس وجہ سے قادیانیوں اور مسلمانوں میں ایک خلیج حائل ہے۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ مسیحی اقلیت اور قادیانی اقلیت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ایک نمایاں فرق یہ ہے کہ مسیحی بھائی اپنے آپ کو اقلیت تسلیم کرتے ہیں۔ جبکہ قادیانی اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت تسلیم نہیں کرتے بلکہ اپنے آپ کو مسلمان کہلوانے پر بضد ہیں۔

امریکی کانگریس کو معلوم ہونا چاہیے کہ قادیانیوں کو ملاؤں کی حکومت نے کافر قرار نہیں دیا تھا۔ بلکہ اس سیکولر حکومتی پارٹی نے سرکاری طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا۔ جسے ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں جماعت قادیانیہ نے کامیاب کرانے کے لئے انتخابی مہم میں جماعتی طور پر نہ صرف افرادی قوت فراہم کی تھی۔ بلکہ "نصرت جہاں فنڈ" قائم کرکے وسیع پیمانے پر مالی امداد بھی مہیا کی تھی۔ قادیانیوں کو ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی کے فورم پر متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا۔ یہ اسمبلی ملکی تاریخ میں پہلے غیر جانب دارانہ و منصفانہ اور شفاف انتخابات کے ذریعہ معرض وجود میں آئی تھی۔ اس قومی اسمبلی کے بارہ میں کوئی سا عذر بھی پیش نہیں کیا جاسکتا۔

(ب) قادیانیوں کو راتوں رات غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دیا گیا۔ بلکہ انہیں اپنا موقف قومی اسمبلی میں بیان کرنے اور صفائی کا پورا پورا موقع مہیا کیا گیا۔ ۱۳ دن کی بحث و تمحیص کے بعد حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے علاوہ آزاد ارکان نے قومی اسمبلی کے فورم پر بالاتفاق ایک آئینی ترمیم کے ذریعہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ قومی اسمبلی پاکستان کے کروڑوں عوام کی نمائندہ ہے۔ لیکن قادیانی جماعت نے اس فیصلہ کو اپنے عقائد اور ضمیر کے خلاف قرار دے کر تسلیم کرنے سے انکار کیا تھا۔ اور وہ ابھی تک اپنے اسی موقف پر قائم ہیں۔

قادیانی جماعت نے قومی وصوبائی اسمبلیوں میں اقلیتوں کی مخصوص نشستوں کے انتخابات کا بھی بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ قادیانی اقلیت نے ابھی تک اپنی آئینی حیثیت کو تسلیم نہیں کیا۔ گذشتہ ہر انتخابات کے موقع پر قادیانی جماعت نے اخبارات میں اشتہارات کے ذریعہ اپنی اقلیت کے افراد کو اقلیتی نشستوں کے انتخابات میں حصہ نالینے کی تاکید کی ہے۔ جن قادیانیوں نے ان انتخابات میں حصہ لیا انہیں جماعت قادیانیہ سے خارج

کر کے باغی قرار دیا گیا۔ طرف تماشا دیکھئے اندرون ملک تو قادیانی اپنے آپ کو اقلیت ہی تسلیم نہیں کرتے۔ بلکہ وہ ملکی آئین سے بغاوت کرتے ہیں اور قانون سے متصادم ہوتے ہیں۔ لیکن بیرون ملک یہ پروپگنڈہ کرتے ہوئے نہیں تھکتے۔ کہ پاکستان میں قادیانی اقلیت پر بہت ظلم ہورہا ہے اور یہی امریکی وزارت خارجہ کی زبان ہے۔ امریکی کانگریس دیانتداری سے بتائے کہ اس کے ملک میں امریکی آئین سے بغاوت اور سرکشی کرنے والے کو کیا برداشت کیا جاسکتا ہے؟ قادیانیوں کی اس دروغ گوئی اور مکروفریب کا واضح مقصد یورپی ممالک میں سیاسی پناہ حاصل کرنے کے علاوہ ان کی ہمدردیاں حاصل کرنا۔ اور انسانی بنیادی حقوق کے اداروں سے فنڈز بٹورنا ہے۔ قادیانی مذہب کی بنیاد ہی دجل وفریب پر رکھی گئی ہے۔ بانی جماعت مرزا غلام احمد قادیانی کی پوری زندگی اس کی تعلیمات تضادات کا مجموعہ ہیں۔ جعلسازی کی دنیا میں مکروفریب اور دھوکہ دہی کا اتنا بڑا ڈرامہ اس سے پہلے کسی نے نہیں رچایا۔

قادیانیوں کے کفر کا جو فیصلہ عوامی نمائندگان کے ایوان میں کیا گیا تھا لوئر کورٹ سے لے کر سپریم کورٹ اور وفاقی شرعی عدالت تک سب نے قادیانیوں کے کفر پر مہر تصدیق ثبت کی۔ ان کے مذہب کو اسلام سے متصادم قرار دیا گیا اور انہیں مسلمانوں کے متوازی علیحدہ قوم قرار دیا گیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو جھوٹا‘ دغاباز اور بے ایمان قرار دیا گیا۔ ملک کی اعلیٰ ترین عدالتوں کے یہ تمام تر فیصلے عدل وانصاف کی دنیا میں شاہکار کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہم امریکی کانگریس کی خدمت میں عرض کرنا چاہتے ہیں کہ کیا ہائی کورٹ سپریم کورٹ کی عدالتوں میں عدل کی کرسیوں پر ملا بیٹھے ہیں۔ اب تک قادیانی مسئلہ کو محض جنونی ملاؤں کا مسئلہ ہی قرار دیا جاتا رہا۔ اندرون ملک ہی نہیں دنیا کے بیشتر ممالک کی اعلیٰ عدالتوں نے بھی قادیانیوں کے کفر کے متعلق پاکستانی عدلیہ کے فیصلوں کی توثیق کی ہے۔ قادیانیوں کے بارہ میں ماریشش اور جنوبی افریقہ کی اعلیٰ عدالتوں کے فیصلوں کو مدتوں یاد رکھا جائے گا۔ علاوہ ازیں رابطہ عالم اسلامی‘ موتمر اسلامی نے قادیانیوں کی دینی شرعی حیثیت کے متعلق جو فیصلے کئے وہ اسلامی برادری میں انتہائی مستند سمجھے جاتے ہیں۔

پاکستان کی طرح بے شمار دیگر اسلامی ممالک شام‘ مصر‘ متحدہ عرب امارات‘ سعودی عرب‘ ملائشیا‘ افغانستان‘ میں بھی قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔ حال ہی میں گیمبیا کی حکومت نے انہیں نہ صرف غیر مسلم قرار دیا بلکہ ان کے جملہ فنڈز بھی بحق سرکار ضبط کرلئے۔ عرب ممالک قادیانیوں کے لئے اس لئے نفرت رکھتے ہیں کہ انہوں نے اسرائیل کے ساتھ جنگوں میں عربوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔ یہودی نظریاتی ملک ہونے کے ناطے اسرائیل میں کوئی اپنا تبلیغی مشن قائم نہیں کرسکتا۔ لیکن قادیانیوں کا اسرائیل میں باقاعدہ مشن موجود ہے۔ قادیانیوں کے اسرائیل حکومت سے روابط اور تعلقات اب ڈھکی چھپی بات نہیں۔ امریکی کانگریس قادیانی اقلیت کی خواہ مخواہ طرف داریاں اور حمایت کا راگ الاپ رہی ہیں۔ قادیانی اقلیت کا اونٹ کسی کروٹ

بیٹھنے کو تیار نہیں۔

پورا عالم اسلام انہیں مسلم برادری سے خارج سمجھتا ہے۔ لیکن وہ اپنے آپ کو مسلمان کہلوانے اور لکھوانے پر بضد ہیں۔ اگر انہیں مسلمان تسلیم کرلیا جائے تو ان کے اپنے خود ساختہ عقائد کے مطابق دنیا بھر کے تمام مسلمان کافر قرار پاتے ہیں۔

قومی اسمبلی لاکھوں پاکستانی عوام کا نمائندہ ادارہ ہے۔ ۱۹۷۴ء میں متفقہ طور پر اس ادارہ نے انہیں کافر قرار دیا۔ قادیانی اقلیت آئینی ترمیم کو تسلیم نہیں کرتی۔ گویا وہ آئین اور قانون کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔

عالم اسلام کے تمام علماء اور دینی و مذہبی ادارے قادیانی اقلیت کے کفر کا فتویٰ دے چکے ہیں۔ قادیانی ایسے تمام فتاویٰ کو قبول نہیں کرتے۔

ملک اور اندرون ملک چھوٹی بڑی تمام عدالتیں قادیانیوں کے کفر پر مہر تصدیق ثبت کر چکی ہیں۔ لیکن قادیانی اقلیت عدلیہ کے فیصلے بھی قبول نہیں کرتی۔

۱۹۸۴ء میں قادیانیوں سے متعلق امتناع قادیانیت کا اجرا ہوا۔ قادیانی اقلیت نے کھلم کھلا پے در پے اس کی خلاف ورزیاں کیں۔ جس کے نتیجہ میں وہ مقدمات کا شکار ہوئے۔ اب امریکی کانگریس ہی بتائے کہ قادیانی اقلیت کا مسئلہ کس فورم پر رکھا جائے۔ کیا امریکہ و یورپ میں کسی ایسی اقلیت کی مثال پیش کی جاسکتی ہے۔ جو ملکی آئین کو نہ مانتی ہو۔ اور ریاست کے قانون کا احترام نہ کرتی ہو۔ پاکستان کی ہر حکومت نے اقلیت ہونے کے ناطے اس باغی، نافرمان، اور قانون شکن اقلیت کے ساتھ ہمیشہ رواداری کا مظاہرہ کیا ہے۔ اسلام اور وطن دشمنی کے علاوہ ملکی دستور سے بغاوت اور رائے عامہ کے عدم احترام کی بنا پر یہ اقلیت کسی رعایت کی مستحق نہیں۔ اور کیا یہ شواہد حقیقت پر مبنی نہیں۔

نمبر۱۔ قادیانی اقلیت نے پاکستان کو ذہنی طور پر تسلیم نہیں کیا۔ اکھنڈ بھارت ان کا الہامی عقیدہ ہے۔ کہ تقسیم عارضی ہے۔

نمبر۲۔ تقسیم کے موقع پر قادیانی جماعت نے باؤنڈری کمیشن کو اپنا الگ میمورنڈم دے کر منافقانہ کردار ادا کیا۔

نمبر۳۔ پاکستان میں ربوہ کی سازش سے گورداسپور کا علاقہ بھارت کو دیا گیا۔ جس کی بنا پر کشمیر ہمارے ہاتھ سے نکل گیا۔

نمبر۴۔ پاکستان میں ربوہ قادیانی اقلیت کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ یہاں تمام قادیانی مردے "امانتاً" دفن کئے جاتے ہیں۔ مرزا بشیر الدین محمود کی قبر پر کتبہ کی وصیت کے مطابق ان تمام کو بہشتی مقبرہ قادیان (بھارت) میں دفن کیا جائے۔ کیونکہ ان کے مطابق پاک سرزمین کی مٹی کی بجائے بھارت کی مٹی زیادہ متبرک ہے۔

نمبر۵۔ ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ قادیانی جرنیلوں کی سازش کا نتیجہ تھی' شواہد موجود ہیں۔ کہ پاک بھارت جنگ کے دوران سوائے ربوہ کے پورے ملک میں بلیک آوٹ ہوتا تھا۔ مسلسل خلاف ورزیوں کے بعد محکمہ واپڈا نے ربوہ کا کنکشن کاٹ دیا تھا۔

نمبر۶۔ ۱۹۷۱ء میں قادیانی اقلیت کی سازش سے مشرقی پاکستان کی علیحدگی کا سانحہ پیش آیا۔ ایم ایم احمد کی ناقص منصوبہ بندی اور بنگالیوں کے ساتھ مسلسل معاشی' اقتصادی ناانصافیوں کی بنا پر وہاں ابتر حالات پیدا کئے گئے۔

نمبر۷۔ قادیانی اقلیت نے اسرائیل کے لئے جاسوسی کے فرائض سرانجام دے کر عرب اسرائیل جنگوں میں عربوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔

نمبر۸۔ ملک کے حالیہ آئینی بحران میں مذموم کردار ادا کیا۔ اس کی تمام تر تفصیلات حال ہی میں منظر عام پر آچکی ہیں۔

امریکی کانگریس اور وزارت خارجہ کو قادیانی اقلیت سے خصوصی دلچسپی ہے۔ اسی بنا پر وہ اس کے تحفظ کے لئے اور اس کے بنیادی حقوق کے لئے آواز بلند کرتی ہے۔ قادیانی اقلیت ہی تحفظ ناموس رسالت کے قانون کے زد میں آتی ہے۔ اس کی زیادہ تکلیف بھی انہی کو ہے۔ مسیحی حضرات جب توہین رسالت کے مرتکب نہیں ہوتے۔ جیسا کہ ہم بھی ان سے یہی توقع رکھتے ہیں۔ تو پھر انہیں اس قانون سے پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ البتہ مسیحی بھائیوں کو اگر معاشرتی طور پر تکلیف ہو یا شکایات ہوں۔ تو انہیں باہمی اعتماد' افہام و تفہیم سے حل کیا جاسکتا ہے۔ وہ مسلمان رہنماؤں کو فراخ دل پائیں گے۔ انشاء اللہ

(بقیہ از ص ۱۴)

اگر کسی شخص کو اس کے امر کے بغیر قربانی میں شریک کیا گیا تو کسی کی بھی قربانی نہیں ہوگی۔ اسی طرح اگر حصہ داروں میں سے کوئی ایک صرف گوشت کی نیت سے شریک ہے تو کسی کی قربانی صحیح نہ ہوگی۔

مسئلہ نمبر۳۱: قربانی کا گوشت غیر مسلم کو بھی دے سکتا ہے البتہ کسی کو اجرت میں نہیں دے سکتا۔

مسئلہ نمبر۳۲: گابھن جانور کی قربانی صحیح ہے اگر بچہ زندہ نکلے تو اس کو بھی ذبح کردے۔

مسئلہ نمبر۳۳ : قربانی کے جانور میں تمام حصہ دار مسلمان ہوں۔ اگر کوئی غیر مسلم جیسے قادیانی' لاہوری' عیسائی یہودی اور مرزائی کو قربانی کے جانور میں حصہ دار بنالیا تو کسی کی قربانی جائز نہ ہوگی۔

اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو قربانی کی روح اور حقیقت سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری یہ ظاہری قربانی حقیقی قربانی کے لئے پیش خیمہ ہو اور ہم اس ظاہری و مادی قربانی کی طرح اللہ کے حکم پر اپنی جان کی قربانی کے لئے بھی ہمیشہ تیار رہیں۔

واللہ الموفق وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد والہ وصحبہ اجمعین آمین

قربانی کے احکام و مسائل

حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ

عشرہ ذی الحجہ کے فضائل

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے عشرہ ذی الحجہ سے بہتر کوئی زمانہ نہیں۔ ان میں ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ایک رات کی عبادت شب قدر کی عبادت کے برابر ہے۔ (ترمذی' ابن ماجہ)

قرآن مجید میں سورہ والفجر میں اللہ تعالیٰ نے دس راتوں کی قسم کھائی ہے اور وہ دس راتیں جمہور کے قول کے مطابق یہی عشرہ ذی الحجہ کی راتیں ہیں۔ خصوصاً" نویں ذی الحجہ کا روزہ رکھنا ایک سال گذشتہ اور ایک سال آئندہ کے گناہوں کا کفارہ ہے اور عید کی رات میں بیدار رہ کر عبادت میں مشغول رہنا بڑی فضیلت اور ثواب کا موجب ہے۔

تکبیر تشریق

اللہ أکبر اللہ أکبر لا الہ اللہ واللہ أکبر اللہ أکبر وللہ الحمد نویں تاریخ کی صبح سے تیرہویں تاریخ کی عصر تک ہر نماز کے بعد با آواز بلند ایک مرتبہ مذکورہ تکبیر کہنا واجب ہے۔ فتویٰ اس پر ہے کہ باجماعت نماز پڑھنے والے اور تنہا پڑھنے والے اس میں برابر ہیں۔ اسی طرح مرد عورت دونوں پر واجب ہے۔ البتہ عورت با آواز بلند تکبیر نہ کہے۔ آہستہ کہے۔ (شامی)

نماز عید

عید الاضحیٰ کے دن مذکورہ ذیل امور مسنون ہیں۔ صبح سویرے اٹھنا' غسل و مسواک کرنا' پاک صاف عمدہ کپڑے جو اپنے پاس ہوں پہننا' خشبو لگانا' نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا' عید گاہ کو جاتے ہوئے راستہ میں با آواز بلند تکبیر کہنا۔

نماز عید دو رکعت ہیں۔ نماز عید اور دوسری نمازوں میں فرق صرف اتنا ہے کہ اس میں ہر رکعت کے

اندر تین تین تکبیریں زائد ہیں۔ پہلی رکعت میں سبحانک اللّٰھم پڑھنے کے بعد قرات سے پہلے' دوسری رکعت میں قرات کے بعد رکوع سے پہلے' ان زائد تکبیروں میں کانوں تک ہاتھ اٹھانا چاہیے۔ پہلی رکعت میں دو تکبیروں کے بعد ہاتھ چھوڑ دیں' تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لیں۔ دوسری رکعت میں تینوں تکبیروں کے بعد ہاتھ چھوڑ دیئے جائیں' چوتھی تکبیر کے ساتھ رکوع میں چلے جائیں۔

نماز عید کے بعد خطبہ سننا مسنون ہے۔ قربانی کے احکام قطعی الثبوت ہیں اس سے وجوب ثابت ہوتا ہے جو لوگ حدیث پاک کے مخالف ہیں اور اس کو حجت نہیں مانتے وہ قربانی کا انکار کرتے ہیں ان سے جو لوگ متاثر ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ پیسے دیئے جائیں یا یتیم خانہ میں رقم دے دی جائے یہ بالکل غلط ہے عمل کی ایک تو صورت ہوتی ہے دوسری حقیقت ہوتی ہے۔ قربانی کی صورت یہی ضروری ہے اس کی بڑی مصلحتیں ہیں اور اس کی حقیقت اخلاص ہے۔ آیت قرآنی سے یہی حقیقت معلوم ہوتی ہے قربانی کی بڑی فضیلتیں ہیں۔

مسند احمد کی روایت میں ایک حدیث پاک ہے زید بن ارقم کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا قربانی کرنا واجب ہے

فضائل قربانی

قربانی کرنا واجب ہے رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کے بعد ہر سال قربانی فرمائی کسی سال ترک نہیں فرمائی' مواظبت دلیل وجوب ہے۔ مواظبت کا مطلب لگاتار کرنا اور کسی سال نہ چھوڑنا ہے۔ اس سے وجوب ثابت ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں آپ ﷺ نے نہ کرنے والوں پر وعید ارشاد فرمائی' حدیث پاک میں بہت سی وعیدیں ملتی ہیں مثلاً" آپ ﷺ کا یہ ارشاد کہ جو قربانی نہ کرے وہ ہماری عید گاہ میں نہ آئے۔ صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا کہ یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قربانی تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ صحابی نے پوچھا کہ ہمارے لئے اس میں کیا ثواب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ایک بال کے عوض ایک نیکی ہے اون کے متعلق فرمایا کہ اس کے ایک بال کے عوض بھی ایک نیکی ہے۔

حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ قربانی کے دن اس سے زیادہ کوئی عمل محبوب نہیں ہے قیامت کے دن قربانی کا جانور سینگوں' بالوں' کھروں کے ساتھ لایا جائے گا اور خون کے زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے یہاں قبولیت کی سند لے لیتا ہے اس لئے تم قربانی خوش دلی سے کرو۔ ابن عباس ؓ فرماتے ہیں قربانی سے زیادہ کوئی دوسرا عمل نہیں ہے الا یہ کہ رشتہ داری کا پاس کیا جائے۔ (طبرانی)

رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی فاطمہ الزہرا ؓ سے ارشاد فرمایا کہ تم اپنی قربانی ذبح ہوتے وقت موجود رہو کیونکہ پہلا قطرہ خون گرنے سے پہلے انسان کی مغفرت ہوجاتی ہے۔

قربانی کی فضیلت کے بارے میں متعدد احادیث ہیں اس لئے اہل اسلام سے درخواست ہے کہ اس عبادت کو ہرگز ترک نہ کریں جو اسلام کے شعائر میں سے ہے اور اس سلسلہ میں جن شرائط اور آداب کا ملحوظ رکھنا ضروری ہے انہیں اپنے سامنے رکھیں اور قربانی کا جانور خوب دیکھ بھال کر خریدیں۔

مسائل قربانی

مسئلہ نمبر۱: جس شخص پر صدقہ فطر واجب ہے اس پر قربانی بھی واجب ہے۔

مسئلہ نمبر۲: مسافر پر قربانی فرض نہیں ہے۔

مسئلہ نمبر۳: قربانی کا وقت دسویں تاریخ سے لے کر بارہویں تاریخ کی شام تک ہے بارہویں تاریخ کا سورج غروب ہوجانے کے بعد درست نہیں قربانی کا جانور دن کو ذبح کرنا افضل ہے اگرچہ رات کو بھی ذبح کرسکتا ہے۔ لیکن افضلیت بقرعید کا دن پھر گیارہویں اور پھر بارہویں تاریخ ہے۔

مسئلہ نمبر۴: شہر اور قصبوں میں رہنے والوں کے لئے عید الضحیٰ کی نماز پڑھ لینے سے قبل قربانی کا جانور ذبح کرنا درست نہیں ہے' دیہات اور گاؤں والے (جہاں کی نماز نہ ہوتی ہو) فجر کی نماز سے پہلے بھی ذبح کرسکتے ہیں اگر شہری اپنا جانور قربانی کے لئے دیہات میں بھیج دے' تو وہاں اس کی قربانی بھی نماز عید سے قبل درست ہے اور ذبح کرانے کے بعد اس کا گوشت منگوا سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر۵: اگر مسافر بشرطیکہ مالدار ہو' کسی جگہ پندرہ دن قیام کی نیت کرے' بارہویں تاریخ کو سورج غروب ہونے سے پہلے گھر پہنچ جائے' یا کسی نادار آدمی کے پاس بارہویں تاریخ کو غروب شمس سے پہلے اتنا مال آجائے کہ صاحب نصاب ہوجائے' تو ان تمام صورتوں میں قربانی اس پر واجب ہوجاتی ہے۔

مسئلہ نمبر۶: قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا زیادہ اچھا ہے اگر خود ذبح نہ کرسکتا ہو تو کسی اور سے بھی ذبح کراسکتا ہے۔

مسئلہ نمبر۷: قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت زبان سے نیت پڑھنا ضروری نہیں ہے دل میں بھی پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر۸: قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت اس کو قبلہ رخ لٹادے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے : انی وجھت وجھی للذی فطر السموت والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔ لاشریک لہ وبذالک امرت وانا اول المسلمین اللھم منک ولک۔ اس کے بعد بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرے۔ ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے : اللھم تقبلہ منی کما تقبلت من حبیبک محمد و خلیلک ابراھیم علیھما الصلوۃ والسلام

مسئلہ نمبر۹: قربانی صرف اپنی طرف سے کرنا واجب ہے اولاد کی طرف سے نہیں' اولاد چاہے بالغ ہو یا نابالغ' مالدار ہو یا غیر مالدار ہو۔

مسئلہ نمبر۱۰: درج ذیل جانوروں کی قربانی ہو سکتی ہے : اونٹ' اونٹنی' بکرا' بکری' بھیڑ' دنبہ' گائے' بیل' بھینس' بھینسا۔

بکرا' بکری' بھیڑ اور دنبہ کے علاوہ باقی جانوروں میں سات تک آدمی شریک ہو سکتے ہیں بشرطیکہ کسی شریک کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہ ہو اور سب قربانی کی نیت سے شریک ہوں' یا عقیقہ کی نیت سے' صرف گوشت کی نیت سے شریک نہ ہوں۔

مسئلہ نمبر۱۱: اگر قربانی کا جانور اس نیت سے خریدا کہ بعد میں کوئی مل گیا تو شریک کر لوں گا۔ اور بعد میں کسی اور کو قربانی یا عقیقہ کی نیت سے شریک کیا تو قربانی درست ہے اور اگر خریدتے وقت کسی اور کو شریک کرنے کی نیت نہ تھی بلکہ پورا جانور اپنی طرف سے قربانی کرنے کی نیت سے خریدا تھا۔ تو اب اگر شریک کرنے والا غریب ہے کسی اور کو شریک نہیں کر سکتا۔ اور اگر مالدار ہے تو شریک ہو سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر۱۲: قربانی کا جانور اگر اندھا ہو' یا ایک آنکھ کی ایک تہائی یا اس سے زائد روشنی جاتی رہی ہو۔ یا ایک کان ایک تہائی یا اس سے زیادہ کٹ گیا ہو' یا دم ایک تہائی یا اس زیادہ کٹ گئی ہو تو ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر۱۳: اسی طرح اگر جانور ایک پاؤں سے لنگڑا ہے' یعنی تین پاؤں پر چلتا ہے چوتھے پاؤں کا سہارا نہیں لیتا' تو ایسے جانور کی قربانی بھی جائز نہیں۔ ہاں اگر وہ چوتھے سے سہارا لیتا ہے لیکن لنگڑا کے چلتا ہے تو ایسے جانور کی قربانی کر سکتا ہے۔ البتہ بہتر نہیں ہے۔

مسئلہ نمبر۱۴: قربانی کا جانور گم ہوا' اس کے بعد دوسرا خریدا۔ بعد میں دوسرا بھی مل گیا' اگر قربانی کرنے والا امیر ہے تو ان دونوں جانوروں میں سے جس کو چاہے ذبح کرے۔ جبکہ غریب پر ان دونوں جانوروں کی قربانی واجب ہوگی۔

مسئلہ نمبر۱۵: قربانی کے جانور میں اگر کئی شرکاء ہیں تو گوشت وزن کر کے تقسیم کرے۔

مسئلہ نمبر۱۶: بھیڑ' بکری جب ایک سال کا ہو جائے' گائے بھینس دو سال کے' اونٹ پانچ سال کا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے اگر اس سے کم ہے تو جائز نہیں۔ ہاں چھ ماہ کا دنبہ اور بھیڑ اگر اتنا موٹا تازہ ہے کہ سال بھر کا معلوم ہو۔ تو اس کی قربانی بھی جائز ہے۔

مسئلہ نمبر۱۷: قربانی کا جانور خوب موٹا تازہ ہونا چاہیے۔ اگر جانور اس قدر کمزور ہے کہ ہڈیوں میں گودا بالکل نہ رہا ہو' تو ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں ہے۔

مسئلہ نمبر۱۸: اگر کسی جانور کے تمام دانت گر گئے ہوں تو اس کی قربانی جائز نہیں ہے۔ اور اگر اکثر دانت باقی ہیں' کچھ گر گئے ہیں تو قربانی جائز ہے۔

مسئلہ نمبر۱۹: جس جانور کے پیدائشی کان نہ ہوں اس کی قربانی جائز نہیں ہے۔

مسئلہ نمبر۲۰: اگر کسی جانور کے سینگ بالکل جڑ سے ٹوٹ چکے ہوں اس طور پر کہ دماغ اس سے متاثر ہوا ہو' تو ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں ہے' اور اگر معمولی ٹوٹے ہیں یا سرے سے سینگ ہی نہیں ہے جیسے اونٹ کے' تو بلا کراہت جائز ہے۔

مسئلہ نمبر۲۱: خصی اور خارشی جانور کی قربانی جائز ہے۔ البتہ اگر خارش کی وجہ سے بیحد کمزور ہو گیا ہو' تو پھر جائز نہیں ہے۔

مسئلہ نمبر۲۲: اگر قربانی کے جانور میں کوئی ایسا عیب پیدا ہوا' جس کے ہوتے ہوئے قربانی درست نہیں ہے تو مالدار شخص کے لئے ضروری ہے کہ دوسرا جانور اس کے بدلے خرید کر قربانی کرے۔ غریب ہے تو اسی جانور کی بھی کر سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر۲۳: قربانی کے گوشت میں بہتر یہ ہے کہ تین حصے کرے' ایک حصہ اپنے لئے رکھے' ایک حصہ اپنے رشتہ داروں کو دے۔

مسئلہ نمبر۲۴: قربانی کی کھال کسی کو خیرات کے طور پر دے۔ یا فروخت کر کے اس کی قیمت فقراء کو دے۔ البتہ اگر کسی دینی تعلیم کے مدرسہ اور جامعہ کو دے دے تو سب سے بہتر ہے کیونکہ علم دین کا احیاء سب سے بہتر ہے۔

مسئلہ نمبر۲۵: قربانی کی کھال کو اپنے مصرف میں بھی لایا جا سکتا ہے اس طور پر کہ اس کا عین باقی رہے' مثلاً" مصلی بنائے یا رسی یا چھلنی بنائے تو درست ہے۔

مسئلہ نمبر۲۶: قربانی کی کھال کی قیمت مسجد کی مرمت یا امام و موذن یا مدرس یا خادم کی تنخواہ میں نہیں دی جا سکتی۔ نہ تو اس سے مدارس کی تعمیر ہو سکتی ہے اور نہ شفاخانوں یا دیگر رفاہی اداروں کی۔

مسئلہ نمبر۲۷: قربانی کی کھال قصائی کو اجرت میں دینا جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر۲۸: اگر قربانی کے تین دن گذر گئے اور قربانی نہیں کی' تو اب ایک بکری یا بھیڑ کی قیمت خیرات کر دے' اور اگر جانور خریدا تھا قربانی نہیں کی' تو بعینہ وہی جانور خیرات کر دے۔

مسئلہ نمبر۲۹: ایصال ثواب کے لئے قربانی کے گوشت سے خود بھی کھا سکتا ہے۔ اور دوسروں کو بھی کھلا سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر۳۰: اگر کسی شخص کے امر کے بغیر اس کی طرف سے قربانی کرے تو قربانی نہیں ہوگی۔ اسی طرح

(بقیہ ص ۹ پر)

"ہر جرم تیرے شہر میں دستور ہو گیا"

امتناع قادیانیت آرڈیننس کی خلاف ورزی کے الزام میں گرفتاری کے ڈر سے وزارت خارجہ و داخلہ میں گھسی ہوئی قادیانی بیورو کریسی کے تعاون سے رات کی تاریکی میں برقعہ پہن کر برطانیہ بھاگنے والے قادیانی جماعت کے ڈرپوک سربراہ مرزا طاہر نے حالیہ حکومتی و عدالتی بحران میں پاکستان کے خلاف ہرزہ سرائی کرتے ہوئے کہا

"قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے والا آئین نہ ٹوٹا تو ملک ٹوٹ جائے گا۔ قادیانیوں کو توقع تھی کہ آئندہ جمعہ تک اہل دانش کو ہوش آجائے گا اور ظلم و تعدی پر مبنی موجودہ آئین سے چھٹکارا حاصل کرلیں گے مگر خدا کی طرف سے تاخیر ہوگئی۔ اس آئین کا توڑا جانا ملکی سالمیت 'بقاء' تعمیر و ترقی اور خوشحالی کے لئے ضروری ہے۔ بصورت دیگر ملک ٹوٹ جائے گا۔ اس آئین کو ہر حالت میں ٹوٹنا ہے' یہ آئین ردی کاغذ کا ایک پرزہ ہے۔"

مرزا طاہر کے اس باغیانہ اور غدارانہ بیان پر نام نہاد محب وطن مسلم لیگی حکومت نے کسی قسم کا کوئی رد عمل ظاہر نہیں کیا البتہ اپنی بے بسی اور مجبوری کا کھلم کھلا اظہار کیا جو اس کی ناکامی اور قادیانیت نوازی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ قومی اسمبلی کے حالیہ اجلاس میں اراکین قومی اسمبلی جناب جاوید ابراہیم پراچہ' ڈاکٹر نور محمد غفاری' مولانا نور محمد اور سید جمیل حسین بخاری کی طرف سے پیش کئے گئے توجہ دلاؤ نوٹس پر وفاقی وزیر قانون لیتین وٹو نے کہا کہ حالیہ بحران کے دوران قادیانی افسروں کے کردار اور 30 کروڑ روپے کے استعمال کو زیر بحث نہ لایا جائے۔ وزارت داخلہ نے جواب دینے سے معذوری ظاہر کی ہے۔" نوٹس میں کہا گیا تھا کہ حالیہ بحران میں قادیانی افسروں کا کردار اور قادیانیوں کی طرف سے 30 کروڑ روپے کی تقسیم کا سلسلہ تشویشناک ہے۔ وزیر پارلیمانی امور نے کہا مجھے وزارت داخلہ نے آج ہی اس نوٹس کے بارے میں بتایا کہ یہ اس سے متعلق نہیں ہے بلکہ وزارت مذہبی امور کا مسئلہ ہے۔ جس پر سپیکر نے کہا کہ وزارت داخلہ کی رائے آج کیوں سامنے لائی گئی ہے؟ اسے کل ہی متعلقہ وزارت سے پوچھا جانا چاہئے تھا۔ جس پر جاوید ابراہیم پراچہ نے کہا کہ یہ ایک سازش کے تحت کیا گیا ہے کیونکہ وزارت داخلہ میں قادیانی افسر بیٹھے ہیں۔ میں اپنی تحریک کو ملتوی نہیں کرنا چاہتا۔ متعلقہ وزیر کو کہا جائے کہ وہ جواب دیں۔ اس موقع پر سپیکر نے وزیر پارلیمانی امور کو توجہ دلائی کہ وزارت داخلہ اور وزارت مذہبی امور کو سنجیدگی سے نوٹس لینے کے لئے کہا جائے۔

اس سے پہلے 1986ء میں مرزا طاہر نے لندن کے ایک اجتماع میں قادیانیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ

"اللہ تعالیٰ پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس ملک کو تباہ کر دے گا۔ آپ (قادیانی) بے فکر رہیں۔ چند دنوں میں آپ خوشخبری سنیں گے کہ یہ ملک صفحہ ہستی سے نیست و نابود ہو گیا ہے۔"

اس پر بھی چند اراکین پارلیمنٹ نے حکومتی ایوانوں میں صدائے احتجاج بلند کی تھی مگر قادیانیت نواز حکومتی دماغ پر کوئی جوں نہ رینگی ــــــــ مسلمانان پاکستان کی طرف سے حکومت کو مطالبہ کیا گیا کہ وہ مرزا طاہر کے ان بیانات پر حکومت برطانیہ سے احتجاج کرے اور اسے انٹرپول کے ذریعے گرفتار کرکے پاکستان واپس لائے اور اس پر مقدمہ چلا کر کڑی سزا دے تاکہ آئندہ کسی کو ایسی جرات نہ ہو۔ لیکن حکومت کی طرف سے یہ "مژدہ" سنایا گیا کہ چونکہ مرزا طاہر اب برطانیہ کا شہری ہے اور اسے گرفتار نہیں کیا جا سکتا۔ اور اگر برطانیہ سے اس قسم کا مطالبہ کیا گیا تو یہ اس ملک کے معاملات میں مداخلت کے مترادف

ہو گا اور اس کے علاوہ یہ انسانی حقوق کے بھی منافی ہے۔ لیکن قارئین کو یاد ہو گا کہ گزشتہ دنوں فلسطینی نژاد رمزی یوسف کو امریکی عدالت نے عمر قید کی سزا سنائی۔ رمزی یوسف کو امریکی حکام نے سابق وزیر اعظم بینظیر بھٹو کے دور حکومت میں اسلام آباد کے ایک ریسٹ ہاؤس سے گرفتار کیا تھا۔ بعد ازاں اسے امریکہ پہنچا دیا گیا۔ اسی طرح ایمل کانسی نامی ایک شخص امریکہ کو ایک مقدمہ میں مطلوب تھا جسے امریکی حکام نے حکومت پاکستان کے تعاون سے 15 جون 1997ء کو ڈیرہ غازی خان کے ایک ہوٹل سے اس وقت گرفتار کیا جب وہ بے خبر سو رہا تھا۔ معتبر حلقوں کے مطابق ایمل کانسی کی گرفتاری کے لئے جو طریقہ اختیار کیا گیا' وہ نہ صرف پاکستان کے اقتدار اعلیٰ کی پامالی کے ارتکاب کے مترادف تھا بلکہ یہ عمل' آئین و قانون کے تقاضوں کے بھی خلاف تھا۔ ایمل کانسی کو امریکہ بھیجنے کے معاملے میں بھی قانونی تقاضوں کو پورا نہیں کیا گیا۔ ایمل کانسی کی گرفتاری سے لے کر اسے امریکہ روانہ کرنے تک' تمام مراحل کے کے دوران قانونی تقاضوں کو پورا کرنے سے کلی طور پر اجتناب کیا گیا۔ یاد رہے کہ ایمل کانسی کو گرفتار کروانے کے لئے امریکی حکومت نے 20 لاکھ ڈالر کا انعام مقرر کر رکھا تھا۔ اور معتبر حلقوں کا الزام ہے کہ سابق صدر فاروق لغاری کے صاحبزادے جمال لغاری نے خود اپنی نگرانی میں ایمل کانسی کو گرفتار کروا کر یہ بھاری رقم حاصل کی۔ ایمل کانسی کی گرفتاری کے بارے میں امریکی ترجمان نکولس برنس نے صحافیوں کے اس سوال پر کہ "کیا آپ نے مجرم کو گرفتار کروانے والے کو انعامی رقم ادا کر دی ہے" کہا کہ "ہاں! ہم اپنے وعدے کے پکے ہیں اور گرفتار کروانے والے کو رقم ادا کر دی گئی ہے۔"

اصول بیچ کر مسند خریدنے والو
نگاہ اہل وفا میں بہت حقیر ہو تم

امریکہ اور یورپ کو پاکستان میں اپنا جو بھی ملزم مطلوب ہو (خواہ وہ کتنا ہی بے قصور کیوں نہ ہو) اسے حکومت کے تعاون سے فوراً" گرفتار کر لیا جاتا ہے۔ ہر حکومت ایسے کاموں میں امریکہ کی ٹاؤٹی کرنا اپنی سعادت اور خوش قسمتی سمجھتی ہے اور اس کے ہر اشارہ ابرو پر اپنا سر تسلیم خم کر دیتی ہے' خواہ اس ناپاک حرکت سے ملک کا ذاتی تشخص' خودداری' سالمیت اور عزت و وقار داؤ پر ہی کیوں نہ لگ جائے ____ لیکن اس کے برعکس اگر کوئی ملزم دیار غیر میں بیٹھ کر پاکستان کے خلاف بکواس کرے' اسلام اور نظریہ پاکستان کی تضحیک کرے اور اپنے پیروکاروں کو ملک میں بدامنی' دہشت گردی اور آئین و قانون کی خلاف ورزی کرنے کا حکم دے تو بچگانہ' خود غرضانہ اور ہوس پرستانہ ذہنیت کے حکمرانوں اور سیاست دانوں کو اتنی بھی توفیق اور جرات نہیں ہوتی کہ وہ کم از کم اس کی مذمت ہی کر دیں' یا اس ملک سے احتجاج ہی کر لیں۔ یہی وجہ ہے کہ ملک میں جو افراتفری' دھاچوکڑی اور طوائف الملوکی پھیلی ہوئی ہے' ہمارے حکمران اس میں برابر کے شریک ہیں اور یہ عبرت کا مقام ہے

_____

تفو بر تو اے چشم گردوں تفو!

حالی نے شاعروں کیلئے کہا تھا۔

جو مر جائیں سب مل کے شاعر ہمارے
کہیں سب کہ "خس کم جہاں پاک" سارے

لیکن آج یہ بات بلاشبہ غیرت و حمیت سے عاری ہمارے حکمرانوں اور سیاست دانوں کے لئے کہی جا سکتی ہے۔ اللہ کرے یہ خواہش ____ حقیقت اور خواب ____ تعبیر بن جائے!

دہشت گردی کی تازہ واردات

صوبائی حکومت روک تھام کے لئے وسیع پیمانے پر اقدامات کرے

ایڈیٹر کے قلم سے

دہشت گردی کی ایک اور واردات نے فیصل آباد کے شہریوں کو خون کے آنسو رلا دیا۔ ۱۳ فروری بروز جمعہ کو معروف دینی درس گاہ جامعہ امدادیہ کے ناظم اعلیٰ اور شیخ الحدیث حضرت مولانا نذیر احمد کے بیٹے مفتی محمد مجاہد' ان کے شاگرد مولانا محمد شاہ اور رکشہ ڈرائیور کو دو نامعلوم دہشت گردوں نے فائرنگ کر کے شہید کردیا۔ مفتی محمد مجاہد اپنے ساتھیوں کے ساتھ کرینیٹ ملز کے عقب میں واقع ایک مسجد میں جمعہ پڑھانے کے بعد واپس آرہے تھے۔ کہ دہشت گردوں نے انہیں بے دردی کے ساتھ موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اس سانحہ کی خبر پورے شہر میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ اور دوسرے روز خراب موسم اور بارش کے باوجود ہزاروں افراد نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ مقامی انتظامیہ نے اگرچہ امن وامان برقرار رکھنے کے لئے وسیع پیمانے پر انتظامات، کر رکھے تھی۔ تاہم جامعہ کے جذبات انگیز طلبا اور ہزاروں سوگوار عقیدت مندوں نے مولانا نذیر احمد کے حکم پر نظم وضبط اور صبر وتحمل کا ایسا مثالی مظاہرہ کیا جسے مدتوں یاد رکھا جائے گا۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا نذیر احمد سے راقم الحروف کے نیاز مندانہ تعلقات ہیں۔ دینی حلقوں میں اتنا بلند مقام حاصل کرنے کے باوجود ان کی شفقت ہر خاص وعام کے لئے یکساں ہے۔ اسی بنا پر میرے دل میں مولانا کی قدر و منزلت بہت زیادہ ہے۔ جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد میرے بھانجے عزیزم عبدالحفیظ نے مجھے اس سانحہ کی اطلاع دی۔ عصر کے بعد مجھے ایک شادی میں شریک ہونا تھا۔ وہاں جلدی سے فارغ ہو کر میں سیدھا جامعہ امدادیہ پہنچا۔ جہاں سوگواروں کا تانتا بندھا ہوا تھا۔ ہر چہرہ اشکبار اور ہر آنکھ پرنم تھی۔ میں استقبالیہ کے کمرہ میں داخل ہوا۔ تو مولانا نذیر احمد ٹیلی فون سن رہے تھے۔ ان کی آواز پورے کمرہ میں سنائی دے رہے تھی۔ مجھے مولانا کے ایک شاگرد نے بتایا۔ کہ حضرت مولانا سعودی عرب سے اپنی بیٹی کا فون سن رہے ہیں۔ مولانا انتہائی ضبط کے ساتھ بلند آواز سے کہہ رہے تھے۔ سفر کرنے کی ضرورت نہیں اب صبر کرنے کی ضرورت ہے۔ مولانا ٹیلی فون سن کر باہر نکلے تو سوگوار اور عقیدت مند دھاڑیں مار مار کر رونے لگے۔ مولانا نذیر احمد ایک ایک کو گلے لگا کر صبر کی تلقین کرتے رہے۔ ہونہار باصلاحیت اور جوان سالہ بیٹے کی المناک موت پر اس قدر صبر استقامہ کا مظاہرہ زندگی میں پہلی بار دیکھنے میں آیا۔

☆ دینی تعلیم وتدریس کی دنیا میں شیخ الحدیث حضرت مولانا نذیر احمد کی ذات محتاج تعارف نہیں۔ دینی حلقوں میں مولانا موصوف اپنی فنی مہارت' تجربہ اور کارکردگی کے علاوہ اپنے ذاتی اوصاف' اعلیٰ اخلاق' عاجزی وانکساری اور خندہ پیشانی کی وجہ سے عوامی حلقوں میں بھی قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ ستیانہ روڈ کے دائیں طرف وسیع وعریض قطعہ زمین پر پھیلا ہوا جامعہ امدادیہ مولانا نذیر احمد کی شبانہ روز محنت' ان کے خلوص اور دین سے محبت کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ مولانا موصوف کی پوری زندگی درس وتدریس اور اسلامی تعلیمات کے فروغ سے عبارت ہے۔ ان کا پورا گھرانہ اولاد بالخصوص دہشت گردی کا نشانہ بننے والے صاحبزادے مفتی محمد مجاہد کی دینی وعلمی اور تعلیمی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ ۳۲ سالہ مفتی محمد مجاہد کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار خوبیوں سے نواز رکھا تھا۔ کم عمری میں ان کی پوشیدہ صلاحیتیں نکھر کر سامنے آرہی تھیں۔ مرحوم چھوٹی عمر میں بڑے تھے۔ لیکن نمود ونمائش اور ظاہرداری ان کی تربیت میں شامل ہی نہ تھی۔ اس عمر میں وہ مفتی تھے' عالم دین تھے' کہنہ مشق استاد تھے' تبلیغی واصلاحی مقرر تھے۔ ۲۹ رمضان المبارک راقم اور مرحوم کا مسجد ڈماٹائپ میں بیان تھا۔ میں مسجد پہنچا تو ان کا بیان جاری تھا۔ مجھے دیکھ کر مرحوم نے بیان ادھورا چھوڑ دیا۔ یہ بھی ان کی تربیت کا حصہ تھا۔ تاہم جتنا بیان کیا متاثر کن تھا۔ ان کے طرز خطابت میں پھولوں کی مہک تھی۔ یوں محسوس ہوتا تھا گویا باتوں باتوں میں مرحوم پندونصائح کی مالا تیار کررہے ہوں۔

مفتی محمد مجاہد سے کئی بار ملنے کا اتفاق ہوا۔ راقم جب بھی جامعہ گیا۔ مفتی مجاہد کی دلآویز مسکراہٹ نے میرا خیر مقدم کیا۔ ان کا یہ انداز اور حسن سلوک اپنے والد کی طرح سب سے یکساں تھا۔ مفتی محمد مجاہد ابھرتے ہوئے ایسے دینی سکالر تھے۔ جو عصر حاضر کے جدید تقاضوں کے مطابق اسلامی تعلیمات کو روشناس کروانا چاہتے تھے۔ مولانا مرحوم آج کل سود سے پاک معیشت (کاروبار) کے لئے اسلامی اصولوں' قواعد اور طریقہ کار پر تحقیقی کام کرنے میں مشغول تھے۔ انہوں نے اپنے مشن کا آغاز بھی کردیا تھا۔ گذشتہ برس انہوں نے اس موضوع پر ایک سیمنار کا اہتمام بھی کیا تھا۔ جو بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر منعقد نہ ہوسکا تھا۔ مولانا محمد مجاہد کی کوششوں سے جامعہ امدادیہ اسلامیہ میں دارالفتاویٰ کا قیام عمل میں آیا۔ اس مقصد کے لئے علماء پر مشتمل ایک بورڈ تشکیل دیا گیا۔ جس میں مختلف دینی' شرعی مسائل پر غور وخوض اور تحقیق کے بعد تحریری فتویٰ جاری کیا جاتا ہے۔ عوام الناس کی خدمت کے لئے یہ کارنامہ بھی مولانا مرحوم کا صدقہ جاریہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی دینی' علمی اور تدریسی خدمات کو قبول فرمائے۔

مولانا مفتی محمد مجاہد اور ان کے ساتھ دہشت گردی کا نشانہ بننے والے شاگرد محمد شاہ مولانا فضل الرحمٰن احرار رحمہ اللہ سلانوالی کے نواسے ہیں۔ اور سید نذر حسن شاہ رحمہ اللہ کے بھائی نعیم صاحب کے لخت جگر ہیں۔

اس نوجوان کا خاندانی پس منظر بالکل واضح ہے۔

دینی دہشت گردی کی یہ واردات اس لحاظ سے بھی افسوس ناک ہے۔ کہ مولانا نذیر احمد اور ان کا گھرانہ فرقہ واریت میں ملوث نہیں رہے۔ فیصل آباد کے بعض علماء تو انہیں صوفی علماء کے نام سے پکارتے ہیں۔ ہر شخص جانتا ہے کہ مولانا نذیر احمد اعتدال پسند' صلح جو' معتدل مزاج' اور حلیم الطبع عالم دین ہیں۔ موصوف بنیادی طور پر ایک مستند مدرس ہیں۔ ان کا اجلا دامن سیاست اور فرقہ وارانہ آلودگی سے ہمیشہ بچا رہا ہے۔ جن حضرات کو جامعہ امدادیہ دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ وہ یقیناً" اس بات کی تائید کریں گے۔ کہ جامعہ امدادیہ دینی تعلیم و تدریس کے لحاظ سے اسلامی یونیورسٹی کی حیثیت رکھتا ہے۔ مولانا نذیر احمد کی کامیابی کا راز ہی یہ ہے۔ کہ انہوں نے تعلیمی و تدریسی ماحول کو شفاف رکھنے کے لئے طلبا کو غیر نصابی سرگرمیوں سے محفوظ رکھا ہے۔ ملک کے دور دراز علاقوں سے تعلق رکھنے والے حصول علم کے لئے اس ادارہ سے وابستہ ہیں۔ والدین کی بھی یہی خواہش ہے۔ کہ ان کی اولاد اپنی پوری توجہ دینی تعلیم پر مرکوز رکھے۔ اختلافی مسائل' سیاست' فرقہ واریت سے اجتناب کی بنا پر ان کے ادارہ کو ایک مثالی ادارہ قرار دیا جاسکتا ہے۔

ایک استاد کی حیثیت سے شیخ الحدیث کے فرزند مفتی محمد مجاہد کی تمام تر توجہات کا مرکز اور محور درس و تدریس تھا۔ یہی ان کا شوق تھا اور یہی ان کی زندگی کا مشن۔ مفتی مجاہد کی موت سے جامعہ امدادیہ اسلامیہ کو بلاشبہ ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ یہ خلا شاید مدتوں پورا نہ ہوسکے گا۔

مفتی محمد مجاہد اور ان کے دونوں رفقاء کی نماز جنازہ کے موقع پر نظم وضبط اور صبر و تحمل کے یادگار مظاہرے دیکھنے میں آئے۔ اس موقع پر شیخ الحدیث مولانا نذیر احمد نے باپ ہونے کے باوجود جذبات پدری کو قربان کرکے جس صبر و تحمل اور استقامت کا عملی نمونہ پیش کیا۔ شاید ہی اس کی مثال پیش کی جاسکے۔ مولانا نے اپنے جواں سالہ بیٹے' شاگرد اور رکشہ ڈرائیور کی میتوں کے پاس کھڑے ہوکر خطاب کیا۔ شرکائے جنازہ اسے شاید فراموش نہ کرسکیں گے۔ مولانا نے کچھ اس طرح فرمایا :

"مغربی پاکستان میں مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ جبکہ مشرقی پاکستان میں مولانا ظفراحمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے پاکستان کا پرچم لہرایا تھا۔ ہم اس قافلہ اور قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ میں خود تحریک پاکستان کا ایک اہم رکن تھا۔ اور اس تحریک میں شامل رہا ہوں۔ اس ناطے مجھے پاکستان کا استحکام بہت ہی مقدم ہے۔ پاکستان کا امن' اس شہر کا امن مجھے اپنی اولاد اور بیٹوں سے زیادہ عزیز ہے"۔

فیصل آباد کی انتظامیہ نے امن وامان برقرار رکھنے کے لئے وسیع پیمانے پر انتظامات کر رکھے تھے۔ اس سے محسوس ہوتا تھا۔ کہ مقامی انتظامیہ اس سانحہ سے کس قدر خوف زدہ تھی۔ اس المناک واقعہ کی بعد شہر کے امن وامان کو برقرار رکھنے کا تمام تر کریڈٹ درویش صفت صابر عالم دین شیخ الحدیث حضرت مولانا نذیر احمد

کی ذات کو جاتا ہے۔ ورنہ جامعہ امدادیہ میں زیر تعلیم ہزاروں بپھرے طلبا امن وامان کی صورت حال کو مخدوش بنا سکتے تھے۔ مقامی انتظامیہ کو مولانا موصوف کے اخلاص' ان کی فراست کا شاید اندازہ نہیں تھا۔ مولانا نذیر احمد کے جامعہ کے طلبا اور دیگر شاگرد' علماء اور سوگوار عقیدت مندوں نے مولانا کے حکم کی تعمیل اس طرح کی کہ پورے مجمع میں سے ایک نعرہ بھی نہیں لگایا گیا۔ مقامی انتظامیہ کو مولانا کا مشکور ہونا چاہیے۔ یہی بات ان کے لئے لمحہ فکریہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ کہ ایک عالم دین نے امن وامان برقرار رکھنے کے لئے خون کے آنسو پی کر دوسروں کو صبر کی تلقین کرتے رہے اس حد تک تعاون کیا ہے۔ تو مقامی انتظامیہ کو بھی چاہیے کہ وہ اپنے تمام وسائل' تمام ذرائع اور صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر دہشت گردی میں ملوث اصل ملزمان کو بے نقاب کرے۔ شہری اضطراب کا شکار ہیں' دینی حلقے غیر یقینی صورتحال سے دوچار ہیں۔ صوبائی حکومت کو وسیع پیمانے پر دہشت گردی کے واقعات کی روک تھام اور سدباب کے لئے غور خوض کرنا چاہیے۔

○○

(بقیہ از ص ۲۰)

ثواب کی گنتی نہیں بلکہ جس نے اس اجتماع میں شرکت کی وہ ایسا ہوگیا۔ گویا ماں کے پیٹ سے آج ہی پیدا ہوا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ ہے کہ وہ حج جس میں گناہ کا کوئی کام نہ کیا گیا ہو۔ وہ ایسا پاک وصاف ہو جاتا ہے۔ گویا آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہؓ نے پوچھا۔ کونسا عمل افضل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایمان باللہ ورسولہ۔ اللہ تعالےٰ پر اور اس کے رسول اقدس پر ایمان لانا۔

اس کے بعد فرمایا۔ الجہاد فی سبیل اللہ۔ اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔

تیسرا فرمایا۔ حج مبرور۔ وہ حج جس میں گناہ نہ کیا گیا ہو۔

اللہ تعالےٰ کے نزدیک مسلمانوں کے اجتماع اور اتحاد میں اتنی برکت ہے کہ وہ ذات رحیم سابقہ گناہ بخش دیتی ہے۔ اتحاد میں برکت ہے۔ حج کا سب سے بڑا مقصد ہی یہی ہے۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اتحاد کی سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائے۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو اتحاد واتفاق کی برکت سے سرفراز فرمائیں۔ آمین۔

مولانا اللہ وسایا

رواداری کی وسعت اور قادیانی

آخری قسط

"اس مذہبی فریب کا بھونڈا چہرہ مدت سے بے نقاب ہو چکا ہے۔ اسلام میں بطور ایک دین الٰہی کے پوری صلاحیت ہے کہ اس قسم کی غیر شرعی تحریکوں کا مقابلہ کر سکے۔ لیکن مرزائیت کی طرف سے اب ایک نئے قسم کا خطرہ پیدا ہو رہا ہے۔ قادیانی ٹولے نے اب بین الاقوامی سیاست میں بھی ناٹک کھیلنا شروع کر دیا ہے اور دشمنان اسلام کے پاس چوری چھپے اپنی خدمات بیچنا شروع کر دی ہیں۔ جاسوسی کا پیشہ ہمیشہ پر منفعت ہوتا ہے۔ لیکن جب غیر ممالک میں جاسوسی کے اڈے مذہب کے نام پر تبلیغی مراکز کے بھیس میں کھولے جائیں تو یہ گماشتگی سود مند ہونے کے ساتھ خطرہ سے بھی آزاد اور آسان ہو جاتی ہے۔ غیر مسلموں کا عام طور پر یہ خیال ہے کہ ہماری طرف سے مرزائیت کی مخالفت محض مذہبی تعصب کی بناء پر ہو رہی ہے۔ وہ یہ حقیقت نہیں سمجھ پاتے کہ عقائد کے اختلافات کے علاوہ قادیانی منڈی کو اسلام دشمن قوموں نے خرید رکھا ہے اور انہیں اسلامی ممالک میں اپنے سیاسی اور اقتصادی فوائد کو فروغ دینے کے لئے شریک کار بنا رکھا ہے ان سب ملاحظات کے علاوہ مرزائیت کی مخالفت کی ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ مسلم شرفاء کے دلوں میں یہ تشویش رہتی ہے کہ قادیانی معاشرہ کا رندانہ رنگ کہیں ان کے اپنے نوجوانوں پر نہ چڑھ جائے اور ان کی اخلاقی قدروں کو گھن نہ لگا دے۔ **نعوذ برب الفلق من شر ما خلق** (مرزا طاہر کے نام کھلا خط بجواب مباہلہ ص ۹)

نمبر۵ مضمون نگار لکھتے ہیں۔ لیکن علمائے کرام کے اس دعوی کو تسلیم کرنا میرے لئے آسان نہیں کہ اسلامی رواداری کے حوالہ سے قادیانی اقلیت کے ساتھ سارے مسلمانوں کا سلوک مثالی رہا ہے۔۔۔ مولوی حضرات کے بارے میں یہ سرٹیفکٹ جاری کرنا کہ انہوں نے اسلامی رواداری کے جملہ تقاضے پورے کئے مشکل ہے۔

(الف) اللہ تعالی ہماری کوتاہیوں کو معاف فرمائے۔ خدا نہ کرے کہ ہم پر یہ وقت آئے کہ گھرال صاحب سے سرٹیفکٹ لینا پڑے ہمیں سرٹیفکٹ جاری کرنے کی گھرال صاحب زحمت نہ فرمائیں۔ مضمون میں دئے گئے جو اعداد و شمار جس پارٹی نے ان کو مہیا کیے ہیں اس پارٹی کے متعلق ہی وضاحت فرما دیں کہ وہ اپنے لوگوں کو کس حد تک رواداری سے نوازتے ہیں۔ "قتل و غارت' اغوا' مکان جلانا' شہر بدر کرنا' انسانیت سوز بائیکاٹ کرنا' عزتوں کو برباد کرنا' سازشیں تیار کرنا' غبن' فراڈ" کون سا جرم ہے جو قادیان سے لے کر ربوہ تک قادیانی قیادت نے اختلاف کرنے والے اپنے قادیانی غریب لوگوں پر روا نہیں رکھا۔ قادیانی جماعت کے افراد نے تاریخ محمودیت' کمالات محمودیہ' ربوہ

کا پوپ‘ ربوہ کا مذہبی آمر‘ خلیفہ ربوہ کی مالی بے اعتدالیاں‘ یہ کتابیں تحریر کی ہیں۔ گھرال صاحب ہمیں عدم رواداری کا سرٹیفکٹ جاری کرنے سے قبل اپنی پارٹی کو جن کا وہ جانفشانی سے راتوں کو جاگ جاگ کر تیاری کر کے کیس لڑ رہے ہیں۔ قادیانیوں کی ان کتب کو پڑھ کر ان کے متعلق فرمائیں کہ یہ کوئی مذہبی گروہ ہے یا گسٹاپو طرز کے مطلق العنان جابر درندہ صفت ظالم جو اپنے لوگوں تک کی گردنیں ناپنے سے نہیں چوکتے(طوالت کے خوف سے میں ان کے اقتباسات پیش نہیں کرتا ضرورت پر وہ پیش کیے جاسکتے ہیں)۔

(ب) گورنر موڈی نے قادیانیوں کو ربوہ کی زمین کوڑیوں کے حساب سے لیز پر دی تھی۔ بعد میں قادیانیوں نے اپنی جماعت کے نام رجسٹری کرالی تمام تر ربوہ کی زمین قادیانی جماعت کے نام ہے۔ ربوہ میں قادیانیوں کو لیز پر دی جاتی ہے۔ جب کوئی قادیانی رائل فیملی ربوہ کی قیادت سے معمولی اختلاف کرے اس کی لیز کینسل کردی جاتی ہے۔ ربوہ کا ہر قادیانی اپنے مکان کے ملبہ کا مالک ہے زمین کا نہیں۔ مضمون نگار ربوہ کے قادیانیوں کو ربوہ سرکار سے رواداری کے نام پر ہی سہی حقوق ملکیت ہی دلوادیں (دیدہ باید)۔

(ج) متحدہ ہندوستان کے زمانہ سے لے کر پاکستان بن جانے کے بعد تک۔ اور پاکستان بن جانے کے بعد سے لے کر اس وقت تک ایک واقعہ بتادیا جائے جس میں لڑائی جھگڑے میں مسلمانوں نے پہل کی ہو۔ ہمیشہ قادیانی شرارت کرتے ہیں۔ فتنہ فساد پھیلاتے ہیں۔ بارود زمین میں دفن کرتے ہیں۔ حالات ایسے پیدا کردیتے ہیں کہ مسلمان عوام جواب آں غزل کے لئے مجبور ہوجائیں۔ تو پھر آسمان سر پر اٹھالیتے ہیں کہ ہم سے یہ زیادتی کی گئی۔ مظلومیت کی کہانی کے بند پڑھنے کی بجائے فساد کے اسباب کو تلاش کیا جائے تو ہر فساد کے پیچھے قادیانی شرارت وسازش کارفرما نظر آئے گی۔

فرقہ واریت اور قادیانی (د) حالیہ عشرہ میں پاکستان کو فرقہ واریت‘ ولسانیت کے عفریت نے جو نقصان پہنچایا ہے اس میں صرف تین شہادتیں پیش کرتا ہوں جس سے آپ سمجھ جائیں گے کہ اس عفریت کو آب ودانہ کون سا ’’ابلیس‘‘ مہیا کررہا ہے۔

نمبر۱۔ محترم جناب لیاقت بلوچ صاحب مرکزی راہنما جماعت اسلامی پاکستان جن دنوں قومی اسمبلی کے ممبر تھے راقم کو ایک ملاقات میں بتایا کہ میں جہاز پر سفر کررہا تھا۔ ایک سینئر فوجی جرنیل سے جہاز میں ملاقات ہوگئی۔ ان دنوں شیعہ‘ سنی فسادات زوروں پر تھے۔ بلوچ صاحب فرماتے ہیں کہ فوجی جرنیل نے مجھے کہا کہ بلوچ صاحب یہ کیا ہورہا ہے۔ آپ کچھ کریں میں نے (بلوچ صاحب) کہا کہ آپ کے سامنے ہے۔ تو اس فوجی جرنیل نے کہا کہ بلوچ صاحب کہ آج سے کچھ عرصہ پیشتر میں اپنے ایک قادیانی ہم پیشہ کے ساتھ ٹیبل پر بیٹھا تھا۔ چائے لگائی گئی تو میں

نے ازراہ مذاق چائے لانے والے کو کہا کہ یہ قادیانی ہے ان کے لئے علیحدہ چائے لاؤ۔ اس پر خلاف معمول وہ قادیانی سیخ پا ہو گیا۔ حالانکہ اس سے قبل میری ان سے گپ شپ چلتی رہتی تھی۔ لیکن اس دن غصہ میں اس قادیانی نے مجھے مخاطب ہو کر کہا کہ صاحب کچھ وقت انتظار کرو۔ ہمارے خلاف بولنے والا اب آدمی بھی نظر آجائے تو کہنا۔ واقعی اس کے بعد ملک میں شیعہ' سنی فساد شروع ہو گئے۔ اور قادیانیت کے احتساب کی بجائے منبرو محراب شیعہ' سنی تنازعات میں ملوث ہو گئے۔ اتنی روایت تو جناب لیاقت بلوچ صاحب کی ہے۔ اللہ رب العزت ان کو سلامت رکھیں۔ ان سے تصدیق کی جاسکتی ہے۔ اگر اس کے ساتھ اس زیر جواب مضمون کے ساتھ ہی اسی روز اخبار میں شائع ہونے والا مرزا طاہر کا بیان پڑھ لیا جائے اور کڑیوں کو ملایا جائے تو چور کا کھوج لگانا آسان ہو جائے گا۔ مرزا طاہر نے پہلے اعلان کیا کہ اس سال مولوی ہلاک ہوں گے۔ سال ختم ہونے پر کہہ دیا کہ جو مولوی ہلاک ہوئے وہ میری پیش گوئی کے مطابق ہوئے۔ اب پیش گوئی کے مطابق ہلاک ہوئے یا پیش گوئی کو پورا کرنے کے لئے مولویوں کو ہلاک کیا گیا۔ اسے حل کرنا کوئی مشکل امر نہیں ہو گا۔

نمبر۲۔ جھنگ میں عرصہ ہوا سنی' شیعہ مکانات کو آگ لگاتے ہوئے دو آدمی پکڑے گئے۔ ان میں ایک قادیانی تھا' دوسرا ہندو۔ یہ خبر اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔

نمبر۳۔ شانتی نگر خانیوال میں عیسائی' مسلم تنازعہ پیدا ہوا۔ ٹریبونل کی رپورٹ کے مطابق اس میں قادیانی بھی ملوث تھا۔

نمبر۴۔ کراچی میں جب فسادات زوروں پر تھے۔ اس وقت ایک شخص فسادات کرا کر ہنگامہ کر کے آگ لگا کر بھاگ رہا تھا۔ اس کا تعاقب کیا گیا۔ وہ موٹر سائیکل سے گرا' اٹھا اور بھاگا تو اس کے کاغذات گر گئے جن میں ایک شناختی کارڈ کا "بی" فارم تھا۔ جب تحقیقات کی گئیں وہ شخص فسادات کرانے والا قادیانی تھا۔ یہ تفصیلات ایم۔کیو۔ایم۔ کے کونسلر نے اخبارات کو جاری کیں۔ (ان چاروں شہادتوں کا حوالہ میرے ذمہ ہے۔)

(د) ملاؤں کو عدم رواداری کا طعنہ دینے سے قبل قادیانی رواداری جو ملک سے کر رہے ہیں اس کا لحاظ کر لیا جائے۔ وطن عزیز کے نامور سپوت جناب ڈاکٹر عبدالقدیر خاں کا بیان چھپ چکا ہے (اب کوئی راز نہیں رہا)۔ ایٹم بم کے سلسلہ میں ایک امریکی ادارہ کے سربراہ سے بات چل رہی تھی۔ ان کی میز پر ایک ماڈل رکھا ہوا تھا ان کا کہنا تھا کہ یہ تمہارے پاکستانی ایٹم بم کا ماڈل ہے۔ ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ جب میں باہر نکلا تو ساتھ کے کمرہ سے ڈاکٹر عبدالسلام سکہ بند قادیانی باہر نکل کر جارہے تھے۔ اب میں سمجھا کہ پاکستان کو بدنام کرنے کے لئے کون سے مار آستین کام کر رہے ہیں اور یہ معلومات ان امریکی اداروں کو پاکستان کے خلاف کون مہیا کر رہے ہیں۔ (مضمون نگار سے استدعا ہے کہ ایک بار پھر وہ پہلے سے درج کی گئی ایک سابق قادیانی حافظ بشیر احمد مصری کی رائے کو دوبارہ پڑھ لیں)۔

نمبر۲۔ مضمون نگار فرماتے ہیں کہ ’’محترم اردشیر کاوس جی ڈان کے ایک معروف کالم نگار ہیں۔ موصوف عقیدہ کے لحاظ سے پارسی ہیں.... انہوں نے ضمناً‘‘ فرمایا۔ آٹھویں ترمیم اب بھی ہمارے آئین کا حصہ ہے۔ مثال کے طور پر اب ہمارے قانون میں ہے کہ کسی قادیانی کو بسم اللہ پڑھنے پر جیل بھیجا جاسکتا ہے۔‘‘

(الف) محترم اردشیر کاؤس جی اور ان جیسے دوسرے حضرات کا آٹھویں ترمیم سے الرجک ہونے کا یہ باعث نہیں جس کا ذکر کیا گیا ہے۔ بلکہ اسلامی قوانین (جیسے کیسے) وفاقی شرعی عدالت وغیرہ وہ اقدامات ہیں‘ جن کی بنیاد پر یہ حضرات آٹھویں ترمیم کو آڑے ہاتھوں لیتے ہیں۔ ان سے استدعا ہے کہ پاکستان محض اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا تھا۔ اسلام کا عادلانہ نظام ہی اس ملک کے امن وبقا‘ سلامتی وتحفظ کا ضامن ہوسکتا ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل جس میں جدید وقدیم تعلیم یافتہ ماہر حضرات اور تمام مکاتب فکر کے فاضل نمائندگان موجود ہیں۔ انہوں نے جو اتفاق رائے سے تجاویز مرتب کی ہیں اس کو نافذ کرانے کے لئے سعی کرانی چاہئے۔ اس سے مسلمانوں واقلیتوں کی فلاح وبہبود وابستہ ہے۔ اسلامی نظام کے نفاذ سے اقلیتوں کو بھی ناصرف تحفظ ملے گا۔ بلکہ پہلے سے زیادہ آسودہ حالی سے رہ سکیں گے۔

(ب) آٹھویں ترمیم میں بسم اللہ پڑھنے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ یہ محض پروپگنڈہ ہے۔ ترمیم میں صرف اتنی بات ہے کہ قادیانی لوگ اسلام کی کوئی ایسی اصطلاح استعمال نہیں کرسکتے جس سے ان کا مسلمان ہونا سمجھا جائے۔

ظاہر ہے کہ یہ محض اس لئے ہے کہ ایک کافر اپنے کفر پر اسلام کا لیبل لگا کر اسلام کے تشخص کو مجروح نہ کرے۔ یہ ایک جائز بات ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر اقلیتوں کے حقوق ہیں‘ تو کیا مسلمانوں کے حقوق نہیں ہیں؟ مسلمانوں اور اسلام کے حقوق کا احترام کرنا بھی اقلیتوں کے فرائض میں شامل ہے۔ اگر غیر مسلم اپنے آپ کو دھوکہ دہی کے لئے اسلام کے نام پر متعارف کراتا ہے‘ اسلام کے تشخص کو مجروح کرتا ہے تو کیا اس کو روکنا مملکت کے لئے ضروری نہیں۔ کیا نقب لگانے والے چور کو اجازت دے دی جائے کہ وہ نقب لگائے‘ چوری کرے‘ اس لئے کہ اس کی معاش کا مفاد اسی سے وابستہ ہے۔ چور اپنی چوری کے جواز کے لئے رواداری کا نعرہ لگائے اور ہم اس کی مدد کو چڑھ دوڑیں تو کوئی عقل منداس کی تائید نہیں کرے گا۔ مضمون نگار کے مضمون میں ہی اس بات کا جواب موجود ہے کہ قادیانی اسلامی اصطلاحات کو علی الاعلان کیوں استعمال کرتے ہیں۔ ان کا اس سے دنیوی مفاد وابستہ ہے جیسا کہ مضمون نگار نے فرمایا ہے کہ:

بہرحال جیسے کہ ’’کیے نوں لت کاری آجائے‘‘ پاکستان میں ان کی ’’پرسی کیوشن‘‘ یا ان پر ظلم وستم کی داستانیں چار وانگ عالم میں پھیل گئیں۔ بنیادی انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں نے مختلف فورموں پر ان کے حق میں

آواز بلند کی۔ پاکستان بیرونی دنیا میں سخت بدنام ہوا۔ لیکن احمدیوں کی ہر جگہ بڑی پذیرائی ہوئی۔ ہمارے لوگ ویزے اور ورک آرڈر کو ترستے ہیں مگر احمدیوں کا امریکہ، یورپ اور دنیا بھر میں کھلے بازوؤں سے خیر مقدم ہوتا ہے۔ آج پاکستان میں شاید ہی کوئی ایسا احمدی گھرانہ ہوگا جس کے گھر کا ایک یا زیادہ افراد بیرون ملک ٹھیک ٹھاک کمائی نہ کررہے ہوں۔

مضمون نگار نے کمال کرم فرمائی سے قادیانیوں کے مال بنانے کے پروگرام کا ذکر تو کردیا ہے لیکن اس کے لئے وہ جو ذرائع استعمال کرتے ہیں ان کا ذکر نہیں فرمایا۔ قادیانی جان بوجھ کر اسلامی اصطلاحات اپنے کفر پر فٹ کرتے ہیں۔ اس کی نمائش کرتے ہیں، کہیں مقدمہ درج ہوا نہیں کہ ایف آئی آر کی نقل لے کر باہر چلے جاتے ہیں اور وہاں مغربی ممالک بالخصوص امریکہ اور برطانیہ میں سیاسی پناہ مل جاتی ہے۔ اس لئے کہ انسانی حقوق کی تنظیموں اور دیگر مخصوص لوگوں پر قادیانی مال و جان قربان کرکے اپنے حق میں پروپگنڈہ کے لئے ان کو استعمال کرتے ہیں۔ امریکہ کے مفادات کے قادیانی نقیب اور برطانیہ کی لے پالک اولاد ہیں۔ اس لئے کھلے بازوؤں سے خیر مقدم ہوتا ہے۔ صرف اس بنیاد پر ان کو باہر سیاسی پناہ مل جاتی ہے۔ اسلام کا تشخص مجروح کرنے اور قادیانیت کو اسلام کے نام پر ایکسپوز کرنے کی کیسے اجازت دی جاسکتی ہے۔ جہاں تک سیاسی پناہ کا تعلق ہے۔ بھٹو صاحب کے زمانہ میں لوگ این پی پی کے نام پر... ضیاء الحق کے دور میں پی پی کے نام پر اور بینظیر بھٹو کے زمانہ میں ایم کیو ایم کے نام پر سیاسی پناہ حاصل کرتے رہے۔ مختلف حیلوں بہانوں سے سچی جھوٹی درخواستیں دے کر لوگ سیاسی پناہ حاصل کرتے رہتے ہیں۔ تو کیا وہ سب ملاؤں کے ستائے ہوئے ہیں۔ اب تو خیر سے باہر کے کئی ممالک نے اپنے سفارت خانوں سے یا وفود بھیج کر انکوائری کرائی تو قادیانیوں پر فرضی مظالم کی کہانی کی حقیقت ان پر واضح ہوگئی اور قادیانیوں کا یہ دھندہ ماند پڑ گیا۔

مضمون نگار سے درخواست ہے کہ دو مسیحی جن کو ہائی کورٹ نے بری کیا تھا ان کو بھی سیاسی پناہ مل گئی۔ اب آپ کی کیا رائے ہے کہ توہین رسالت ﷺ کے قانون کو منسوخ کردیا جائے۔ اس لئے کہ اس سے مسیحی حضرات کو سیاسی پناہ مل رہی ہے۔ قانون نیک نیتی سے بنایا گیا ہے اس کا غلط استعمال پیچیدگیاں پیدا کردیتا ہے۔ ان پیچیدگیوں کی ذمہ داری قانون پر نہیں قانون نافذ کرانے والے اداروں پر ہوتی ہے۔ اس لئے تحفظ ناموس رسالت ﷺ یا امتناع قادیانیت قانون ہوں وہ سب مبنی بر انصاف ہیں۔ لیکن اس کا کیا جائے کہ محض دولت کمانے کے لئے غیر ملکی لابیوں کے کہنے پر پاکستان کو بدنام کرنے کے لئے کچھ لوگ جان بوجھ کر توہین رسالت ﷺ کا ارتکاب کریں۔ یا اسلامی اصطلاحات کو بازیچہ اطفال بنادیں۔ اور آپ جیسے لوگ پہلے سے تیار فوجی دستے کی طرح ان کی مدد کے لئے چڑھ دوڑیں۔ امریکہ جان بوجھ کر، شیعہ وسنی، مسلم و قادیانی یا مسیحی فسادات کرارہا ہے اور ان تمام فسادات کے لئے آلہ کار کوئی ہو، ان کے پیچھے سرمایہ امریکہ اور اس کی لابیوں کا ہے۔ اور منصوبہ بندی قادیانی گروہ کی۔ آج نہیں تو کل یہ

حقیقت جب کھلے گی' غبار چھٹے گا تو پتہ چلے گا کہ ہم جس پر سوار تھے وہ گدھا تھا یا گھوڑا۔

اسلامی اصطلاحات اور قادیانی نمبر۷۔ کوئی غیر مسلم السلام علیکم کہتا ہے یا مسلمان گڈ مارننگ کہتا ہے تو یہ ایک دوسرے کے رہن سہن' علامات ونشانیوں کو اپنا تا ہے۔ محض خیر سگالی کے جذبہ سے کوئی غیر مسلم مسلمانوں کے پاس جائے' السلام علیکم کہے تو وہ محض مسلمانوں کا طرز اختیار کرکے مسلمانوں کو خوش کرتا ہے۔ اور یہ قابل اعتراض نہیں' وہ سمجھتا ہے کہ یہ مسلمانوں کا مبارک طریقہ ہے۔ وہ اسے مسلمانوں کی پراپرٹی سمجھتا ہے اپنے کفر کو اس کی آڑ میں نہیں چھپاتا۔ تو یہ کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔ ہاں اگر کوئی قادیانی السلام علیکم کو اپنا حق سمجھے (حالانکہ یہ اسلام اور مسلمانوں کا حق ہے) اپنے کفر کو چھپانے اور قادیانیت کو اسلام ثابت کرنے کے لئے السلام علیکم' خطبہ مسنونہ' انشاء اللہ وماشاءاللہ کی آڑ لیتا ہے تو یہ غلط ہوگا۔ یہ تمام متذکرہ چیزیں اسلام کے نشان وعلامتیں ہیں۔ مسلمان ان کو اپناتے ہیں۔ کوئی ہندو' سکھ' عیسائی یہ کلمات اپنے عید کارڈ یا شادی کارڈوں پر استعمال نہیں کرتا۔ عموماً" ایسا مسلمان کرتے ہیں۔ اب ایک فسادی آدمی محض فساد کی نیت سے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے کے لئے ایسا کرے تو کیا اسے ایسا کرنے کی اجازت ہونی چاہیے۔ اس کی نیت کیا تھی اس کا تعین کرنا یہ عدالت کی ذمہ داری ہے اور یہی سپریم کورٹ نے لکھا ہے۔

کلمہ طیبہ اور قادیانی نمبر۸۔ مضمون نگار کا کہنا کہ "کلمہ طیبہ خدا کی وحدانیت اور رسول ﷺ کی رسالت کا اقرار ہے اس سے کسی کے جذبات کیسے مجروح ہوسکتے ہیں" ۔

اس بحث سے قبل یہ متعین کرنا ضروری ہے کہ قادیانیوں کا اس بارے میں عقیدہ کیا ہے؟ قادیانیوں نے "کلمہ طیبہ" کے پردہ میں اسلام کے نام پر جن کفریہ عقائد کو چھپا رکھا ہے ان کا خلاصہ یہ ہے۔

الف.... موجودہ دور میں "محمد رسول اللہ" کا ظہور مرزا قادیانی کی شکل میں ہوا۔ اس لئے قادیان کا اسود عنسی مرزا غلام احمد قادیانی (نعوذباللہ) خود "محمد رسول اللہ" ہے۔ (ایک غلطی کا ازالہ)

ب.... اور یہ کہ مرزا قادیانی کے زمانہ کی روحانیت محمد رسول اللہ ﷺ سے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے' حضور ﷺ کے زمانہ کی روحانیت پہلی رات کے چاند کی طرح ناقص اور بے نور تھی اور مرزا کی روحانیت چودھویں کے چاند کی طرح روشن اور کامل ہے' حضور کا زمانہ روحانی ترقیات کا پہلا قدم تھا اور مرزا کا زمانہ روحانی ترقیات کی آخری معراج ہے۔ (خطبہ الہامیہ)

ج.... اور یہ کہ مرزا خدا کا "آخری نور" ہے۔ (کشتی نوح)

د.... اور یہ کہ مرزا افضل الرسل ہے کیونکہ آسمان سے کئی تخت اترے مگر مرزا کا تخت سب سے اونچا بچھایا

ہ.... اور یہ کہ آسمان وزمین اور پوری کائنات کی تخلیق صرف مرزا کی خاطر ہوئی ہے۔ (تذکرہ)

و.... اور یہ کہ مرزا کی وحی نبوت نے شریعت کی تجدید کی ہے اس لئے اب مرزا کی وحی اور تعلیم ہی پوری انسانیت کے لئے مدار نجات ہے۔ (حاشیہ اربعین نمبر۴)

ز.... اور یہ کہ مرزا کے بغیر دین اسلام مردہ، لعنتی، شیطانی اور قابل نفرت ہے اور مرزا کو نہ ماننے والے تمام مسلمان کافر اور جہنمی ہیں۔ (اخبار الفضل، براہین احمدیہ حصہ پنجم، تذکرہ)

الغرض قادیانی عقیدہ کے مطابق "محمد رسول اللہ" کا دوبارہ ظہور مرزا قادیانی کی شکل میں ہوا ہے اور یہ دوسرا ظہور محمد عربی کے ظہور سے اعلیٰ، افضل واکمل ہے۔ اس لئے مرزا خاتم النبیین اور آخری نبی بھی ہے۔ افضل الرسل بھی اور مدار نجات بھی۔ چنانچہ مرزا قادیانی کے ایک مرید قاضی ظہورالدین اکمل نے مرزا کی شان میں یہ قصیدہ نعتیہ پڑھا اور مرزا قادیانی سے داد تحسین وصول کی۔

امام اپنا عزیزو اس جہاں میں غلام احمد ہوا دارالامان میں
غلام احمد ہے عرش رب اکبر مکاں اس کا ہے گویا لامکاں میں
غلام احمد رسول اللہ ہے برحق شرف پایا ہے نوع انس وجاں میں
محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

اخبار بدر قادیان ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء

قادیانی جو کلمہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھتے ہیں تو محض اس لئے کہ ان کے نزدیک مرزا قادیانی کا منجھلا لڑکا مرزا بشیر احمد لکھتا ہے۔

"مسیح موعود (مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔ (کلمہ الفصل، مندرجہ ریویو آف ریلیجز قادیان مارچ، اپریل ۱۹۱۵ء)

انصاف کیجئے کہ کون سا باغیرت مسلمان ایسا ہوگا جو اس پاک سرزمین میں قادیان کے اسود عنسی، مسیلمہ پنجاب مرزا قادیانی کو محمد رسول اللہ کی حیثیت سے برداشت کرے اور قادیان کے جعلی "محمد رسول اللہ" کے نام کا کلمہ لکھنے کی اجازت دے۔ پاکستان میں ایک معمولی کانسٹیبل کی جعلی وردی پہننے والے کو گرفتار کرلیا جاتا ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ "محمد رسول ﷺ" کی جعلی وردی پہننے والوں کو کیوں کھلی چھٹی دی جائے۔ قادیانیوں کی عبادت گاہیں دراصل کفر وارتداد کے مرکز الحاد وزندقہ اور بے دینی کے اڈے اور حافظ ابن تیمیہ کے بقول "بیت الشیاطین" ہیں

ان معنوی غلاظت خانوں پر کلمہ طیبہ اور آیات قرآنی چپکانا ان مقدس کلمات کی توہین ہے۔ جس طرح گندگی کی جگہ سے مقدس کلمات کا مٹانا واجب ہے ٹھیک اسی طرح قادیانیوں کی عمارتوں سے کلمہ طیبہ اور دیگر مقدس کلمات کا مٹانا مسلمانوں کا فریضہ ہے۔

سینما گھر' یا شراب خانہ کی پیشانی پر کلمہ طیبہ کا لکھنا اگر کلمہ طیبہ کی توہین ہے تو قادیانی سینے جو کفر کے خزینے ہیں۔ ان کے اوپر کلمہ طیبہ اور اندر مرزا غلام قادیانی مسلمانوں کے لئے کس طرح قابل برداشت ہو سکتا ہے۔ یہ بڑا حساس اور سنجیدہ مسئلہ ہے اسے سنجیدگی سے لینا چاہئے۔ آخر ایمان کے بھی کچھ تقاضے ہیں۔ کچھ حدود و قیود ہیں۔ ایک ایسی غیر مسلم اقلیت جس کی دھوکہ و فراڈ پر بنیاد ہے اسے کلمہ طیبہ کو بازیچہ اطفال بنانے کا حق کیسے دیا جا سکتا ہے؟۔

ایک شخص چوڑھوں کی پنچائیت کا سربراہ ہو کیا کوئی اسے چیف جسٹس کہہ دے اس حرکت کو کوئی شریف آدمی برداشت کرے گا؟۔ جج صاحبان اپنے نام اور منصب کا تقدس پامال ہوتا برداشت نہیں کر سکتے تو کوئی مسلمان اپنے نبی حضور ﷺ کے مقدس نام پر جعل سازی و فراڈ کو کیسے برداشت کر سکتا ہے؟۔ مجھے قادیانیوں سے بحث نہیں مجھے تو ان حضرات سے استدعا کرنا ہے جو بڑی سادگی سے کہہ دیتے ہیں کہ آخر کلمہ ہی تو پڑھتے ہیں۔ یہ بالکل ایسے ہے جیسے کوئی شخص گندگی پر سونے کا ورق لگادے۔ قادیانیوں کی حمایت میں صفحات سیاہ کرنے والوں سے گذارش ہے کہ :

کچھ تو حد چاہیے سزا و عقوبت کے واسطے

اسلام اور منافقت نمبر9 مضمون نگار فرماتے ہیں "تاریخ انسانی میں قدیم دور میں برہمنوں سے یہ ظلم و زیادتی منسوب ہے کہ انہوں نے شودروں کے لئے وید مقدس کا پڑھنا ممنوع قرار دے رکھا تھا.... اللہ تعالی کا شکر ہے جس نے ساری دنیا میں فقط ہمیں یہ توفیق دی ہے کہ تاریخ میں برہمنوں کی اس عظیم الشان روایت کو پاک سر زمین میں از سر نو زندہ کر رہے ہیں" ۔

(الف) اللہ رب العزت نے ہدایت اپنے پاس رکھی ہے۔ جسے چاہیں نواز دیں۔ ایک آدمی کلمہ پڑھتا ہے اس پر خوش ہونا مسلمان برادری میں اسے عزت و احترام سے سر آنکھوں پر بیٹھانا اسلام اور مسلمانوں کا شیوہ تھا' ہے' اور رہے گا۔ آج بھی کوئی قادیانی صدق دل سے مرزا غلام قادیانی کی نبوت کا جوا اتار کر اس پر چار حرف بھیج کر اسلام قبول کرتا ہے۔ کلمہ پڑھتا ہے اسے ہم اپنے سے بھی بہتر مسلمان سمجھیں گے۔ اس لئے کہ جب کوئی آدمی از سر نو اسلام قبول کرتا ہے تو اس کے کفر کے زمانہ کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اور وہ معصوم بچے کی طرح مسلمان

ہوتے وقت گناہوں سے صاف ہوتا ہے۔ اس لئے اپنے سے بہتر سمجھیں گے اور مقام دیں گے۔ مسلمانوں نے ہر نومسلم کے ساتھ یہی سلوک روا رکھا اس لئے کہ یہ مسلمانوں کی تاریخ اور اسلام کی تعلیم ہے۔

لیکن اگر کوئی بدبخت "کلمہ" کے نام پر دھوکہ کرے اپنے کفر پر اسلام کا لیبل لگا دے یہ ایسے ہے کہ کوئی بدبخت ہیروئن قرآن مجید میں چھپا کر لے جانا چاہتا ہو تو ایسے شخص کو سزا دینا اس پر گرفت کرنا مسلمانوں کا فرض منصبی بنتا ہے۔ کلمہ طیبہ یا قرآن مجید کے تقدس کا تقاضہ ہے کہ اس بدفطرت دھوکہ باز کی دھوکہ دہی سے کلمہ طیبہ اور قرآن مجید کو محفوظ کیا جائے۔ یہی قرآن مجید اور نبی ﷺ کی تعلیم ہے۔

قرآن مجید پارہ ۲۸ سورہ منافقون کی پہلی آیت ہے :

ترجمہ : " جب آئیں تیرے پاس منافق کہیں ہم قائل ہیں (اس بات کے کہ) تو اللہ کا رسول ہے۔ اور اللہ جانتا ہے کہ تو اس کا رسول ہے اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق جھوٹے ہیں " ۔

شہد انک لرسول اللہ ۔ جناب یہ کلمہ پڑھا جارہا ہے منافق کلمہ کا ورد کررہے ہیں۔ لیکن اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ واقعی اللہ کے رسول ہیں۔ مگر جس ذات نے آپ ﷺ کو رسول بنایا ہے وہی گواہ ہے کہ منافق جھوٹ بول رہے ہیں۔ یہ باتونی ہیں۔ دروغ گو اور مکار ہیں۔ کلمہ کے نام پر یہ دھوکہ کر رہے ہیں۔ ان کے دھوکہ میں نہیں آنا چاہئے۔ یہ قرآنی تعلیمات ہوئیں۔ اب آپ ﷺ کا طرز عمل ملاحظہ ہو۔

منافقین نے ایک مسجد بنائی۔ اسے مسجد کا نام دیا۔ اس کا افتتاح کرانے کے لئے حضور ﷺ کے پاس آئے۔ منافقوں کی کاروائی دیکھیں کہ پہلے کلمہ کے نام پر 'اب مسجد کے نام پر اپنی منافقت کی دوکان چمکانا چاہتے ہیں۔ نام مسجد ہے مگر استعمال مسلمانوں کے خلاف ہوگی۔ اس میں بیٹھ کر ملی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے منصوبے بنیں گے۔ جب منافقین کی اس حرکت کا آپ ﷺ کو پتہ چلا تو آپ ﷺ نے وہ نام نہاد مسجد گرا کر اسے آگ لگوا کر خاکستر بنا دیا۔ یہ آپ ﷺ کا طرز عمل مسلمانوں کے لئے مشعل راہ ہے کہ کوئی شخص اسلام 'کلمہ 'قرآن 'مسجد کے نام پر اپنی منافقت 'کفر 'ارتداد یا زندقہ کو چلانا چاہتا ہے تو اسے نمونہ عبرت بنا دیا جائے گا۔ اسلامی اسٹیٹ ان کو اسلام اور کلمہ کے نام پر دھوکہ کی اجازت نہ دے گی۔

آخر میں گھرال صاحب سے درخواست ہے کہ وہ مسلمانوں کو کوسنے کی بجائے قادیانیوں کو نصیحت کریں کہ وہ اپنے کفر کا تیشہ چلا چلا اسلام کے حلیہ کو نہ بگاڑیں۔ بہت ساری مزید باتیں ابھی تفصیل چاہتی ہیں۔ لیکن...

وسعت دل بہت وسعت صحراء کم ہے۔

صاحبزادہ طارق محمود

فلسفۂ حج

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰایھا الناس اتقوا ربکم ان زلزلۃ الساعۃ شیء عظیم۔ یوم ترونھا تذھل کل مرضعۃ عما ارضعت وتضع کل ذات حمل حملھا وتری الناس سکٰری وما ھم بسکٰری ولکن عذاب اللہ شدید[1]

" اے لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو بے شک قیامت کا زلزلہ بڑا ہی ہولناک چیز ہے۔ جس دن تم اس کو دیکھو گے تو یہ حال ہوگا کہ ہر ایک دودھ پلانے والی عورت اپنے دودھ پیتے بچے سے غافل ہو جائیگی۔ اور تمام حمل والیاں اپنا حمل ڈال دیں گی۔ اور اے مخاطب! تو لوگوں کو نشے کی حالت میں دیکھے گا حالانکہ وہ نشے میں نہ ہوں گے۔ بلکہ خدا کا عذاب بڑا ہی سخت ہے "

گذشتہ جمعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فضائل ومناقب بیان ہو رہے تھے کہ جمعہ کا وقت ختم ہو گیا۔ آج حج کے فضائل اور حج کا فلسفہ بیان ہوگا۔ جب حج کی بات ہوگی تو حج والے کی بات بھی ہوگی ابراہیم خلیل اللہ نے ہوش سنبھالتے ہی دکھوں، تکلیفوں، آزمائشوں کی زندگی کا آغاز کیا۔

پروردگار عالم اپنے جلیل القدر پیغمبر سے یکے بعد دیگرے مختلف امتحان لیتا رہا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی ہر آزمائش و ابتلاء میں کامیاب و کامران ہوتے رہے۔

دوسری آزمائش

ایک کڑے امتحان کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل سے ایک اور اہم امتحان لیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی زوجہ محترمہ حضرت سارہ کے ساتھ بابل سے ہجرت کی پہلے شام اور شام سے مصر پہنچے۔ مصر کے بادشاہ نے آپ سے حضرت ہاجرہ کا نکاح کر دیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی دونوں ازواج کو لے کر شام آئے۔ حضرت سارہ کو شام میں آباد کیا جب کہ اماں ہاجرہ اور ننھے اسماعیل کو اللہ کے حکم پر حجاز مقدس کی بے آباد وادی میں چھوڑ آئے۔ جو بعد میں فیوض و برکات

[1] سورہ حج آیت ۱

اور عظمتوں کا مرکز بنی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی زوجہ اور بچے کو جنگل اور بیابان میں چھوڑ کر چلنے لگے تو اماں ہاجرہ نے صرف ایک ہی سوال کیا کہ ابراہیمؑ اس لق ودق صحرا کے اندر جہاں دور دور تک حیات انسانی کا کوئی نام ونشان نظر نہیں آتا کوئی چرند نہیں، پرند نہیں سایہ نہیں، پانی نہیں صرف اتنا بتادو کہ ہمیں یہاں بے یار و مددگار بے بسی اور بیکسی کے عالم میں کس کے حکم پر چھوڑ کر جا رہے ہو۔؟ یہ خلیل کا حکم ہے یا رب جلیل کا حکم ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا یہ میرے مولا کا حکم ہے۔ ذرا چشم تصور سے دیکھیں کہ تن تنہا عورت اور اس کا شیر خوار بچہ بیابان کے اندر سنسناتے صحرا کے اندر کیونکر رہ سکتے تھے؟ لیکن قربان جایئے اس عظیم المرتبت ماں کے ادھر خلیل کے لبوں پہ خدا کا نام آیا ادھر ہاجرہ کو صبر کا پیغام آیا۔ وہ صرف عابدہ، زاہدہ اور ساجدہ ہی نہ تھی بلکہ ایک نبی کی بیوی اور دوسرے نبی کی ماں تھی۔ فرمایا کہ اگر یہ میرے اللہ کی مرضی ہے تو ابراہیم جایئے۔ انشاء اللہ میں صبر و استقامت کا ایسا مظاہرہ کروں گی کہ قیامت تک اس مظاہرے کی یاد تازہ کی جاتی رہے گی۔ عورت ذات کمزور ہوتی ہے۔ لیکن وہ اسماعیل ذبیح اللہ کی اماں تھی۔ اس نے حالات کا مردانہ وار مقابلہ کیا وہ خدا پر شاکر تھی اس کا بھروسہ اسکی ذات پر تھا۔ رات جنگل کی تنہائی میں بسر کی۔ نہ ویرانے کا خوف۔ نہ درندوں کا ڈر، نہ جان کی فکر بس فکر تھی تو ایک ہی بات کی کسی طرح عرش والا مجھ سے راضی ہو جائے میں کہیں اس امتحان میں ناکام نہ ہو جاؤں۔ صبح ہوئی زادِ راہ ختم ہو چکا تھا۔ دودھ پیتا بچہ اسمٰعیل اسے اپنی جان سے زیادہ عزیز تھا سوچا پانی نہ ملا تو اسمٰعیل دودھ کیسے پیئے گا؟ سورج کی سنہری کرنیں ریت کے ذروں کو چمکا اور گرما رہی تھیں۔ آج اس ریتلے میدان کے مقدر سنورنے والے تھے۔ ان ذروں کی تقدیر بدلنے والی تھی صفا ومروا کی پہاڑیاں سدا سہاگن بننے والی تھیں۔ ان ٹیلوں کی مانگ میں عظمت ورفعت کا سندھور بھرا جانے والا تھا۔ جس جگہ اسماعیل لیٹا ہوا تھا۔ اس جگہ کو معراجِ فضیلت نصیب ہونے والی تھی۔ یہ اجڑی ہوئی وادی غیر ذی ذرع مرجع خلائق بننے والی تھی۔ چنانچہ اماں ہاجرہ بچے کو لٹا کر پانی کی تلاش میں نکلیں دونوں طرف صفا ومروا کی پہاڑیاں تھیں۔ پہلے وہ ایک پہاڑی پر گئیں شاید کہیں دور تک انسانی آبادی کا کوئی نشان نظر آجائے۔ اس زمانہ میں آبادی یا بستی کے دو بڑے نشان ہوتے تھے۔ ایک اٹھتا ہوا دھواں ہوتا تھا۔ اور دوسرا جہاں پانی ہوتا تھا۔ اس کے اوپر پرندے بھی منڈلاتے ہوئے نظر آتے تھے۔ اماں ہاجرہ کی حالت یہ تھی وہ دوڑتی آگے کو تھیں دیکھتی پیچھے کو تھیں کہ

کہیں کوئی جنگلی درندہ میرے لخت جگر کو اٹھا کر نہ لے جائے یا نقصان نہ پہنچا دے۔ اماں ہاجرہ سات مرتبہ صفا کی طرف گئیں اور سات مرتبہ مروا کی طرف گئیں۔ تاکہ کہیں سے کوئی زندگی کا نشان نظر آجائے۔ ادھر اسمٰعیل علیہ السلام پیاس کی شدت سے بلک رہے تھے۔ اپنے لال کو روتا اور تڑپتا دیکھ کر اماں ہاجرہ کی کیا ذہنی حالت ہو گی؟

اپنے بیٹے کی زندگی بچانے کی خاطر بی بی ہاجرہ باربار سعی کر رہی تھیں۔ جب آپ مایوس ہو گئیں۔ پریشانی اور تشویش کی انتہا ہو گئی تو عرش والے کو نبی کی ماں پر ترس آگیا۔ خدا تعالیٰ کو حضرت ہاجرہ کے دوڑنے کی ادا اتنی پسند آئی۔ فرمایا کہ حاجی کا حج قبول نہیں جو اماں ہاجرہ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے۔ سات دفعہ صفا کی طرف اور سات دفعہ مروا کی طرف نہ دوڑے۔ حضرت ہاجرہ جب واپس لوٹیں تو ان کا فرزند پیاس کی شدت سے ایڑیاں رگڑ رہا تھا۔ جب وہ قریب آئیں تو کیا دیکھتی ہیں کہ اسمٰعیلؑ کے ننھے منے پاؤں کی رگڑ سے پانی کا چشمہ ابل رہا ہے۔ اور پانی بڑی تیزی اور زور سے نکل رہا ہے اماں ہاجرہ نے جلدی سے اپنے ہاتھوں سے پانی کو محصور کرنے کے لئے ریت اور کنکروں کی منڈیر بنائی آپ کے منہ سے بے ساختہ عبرانی زبان کے یہ لفظ نکلے "زم زم" رک جا رک جا ٹھہر جا، ٹھہر جا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر اماں ہاجرہ زم زم نہ کہتیں تو کل روئے زمین اس پانی میں ڈوب جاتی۔

یہ وادی جس میں سبزہ تھا نہ پانی تھا نہ سایہ تھا
اُسے آباد کر دینے کو ابراہیم آیا تھا
یہیں بچے سے اسماعیل کو لا کر بسانا تھا
یہیں اپنی جبینوں سے خدا کا گھر بسانا تھا
جہاں پر ایڑیاں بچے نے رگڑی تھیں بہ ناچاری
ہوا تھا چشمہ آب و سرور شیریں کا وہاں جاری
یہ پہلا معجزہ تھا پائے اسماعیل کم سن سے
کہ چشمہ جسکا زمزم نام ہے جاری اسی دن سے

وادی فاران میں چشمہ صافی

ہمارے ماں باپ قربان سرکار دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی بات غلط نہیں ہو سکتی۔ پندرہ سو برس گزر جانے

کے باوجود آج بھی وادیٔ فاران سے نکلنے والا حیات آفرین پانی اسی، روانی، جولانی اور فراوانی سے جاری ہے۔ یہ فخر کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی صداقت کا مظہر ہے۔ کہ زیر زمین پانی کا اتنا ذخیرہ ہے جو ختم ہونے کو نہیں آتا۔ دنیا کے کونے کونے سے آئے ہوئے لاکھوں حجاج کرام جی بھر کے زمزم کا پانی پیتے ہیں اسی سے نہاتے ہیں کپڑوں کو بھگوتے ہیں اپنے کفن اس پانی سے متبرک کرتے ہیں۔ ڈبوں اور ڈرموں میں زمزم کا پانی بھر کر اپنے اپنے گھروں میں لے جاتے ہیں۔ یہ سلسلہ پندرہ سو برس سے جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔ میرا ایمان ہے کہ اگر زمزم کا پانی پائپوں کے ذریعے کل روئے زمین کے انسانوں تک پہنچایا جائے اور وہ اسے استعمال کریں تب بھی یہ پانی ختم نہیں ہو گا۔ دراصل یہ فردوس بریں کا پانی ہے جس کا نہ رنگ بدلتا ہے۔ نہ ذائقہ بدلتا ہے۔ اور نہ ہی اس کی بو میں فرق پڑتا ہے۔ دنیا کے کسی صحت افزا مقام کا پانی زمزم کے پانی کا مقابلہ نہیں کر سکتا حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ خیر ماء علی وجه الارض ماء زمزم، جس کے معنی یہ ہیں کہ روئے زمین پر سب سے بہترین زمزم کا پانی ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ زمزم کا پانی جس غرض سے پیا جائے وہ غرض انشاء اللہ پوری ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں شفا رکھی ہے حکم ہے کہ اب زمزم پیٹ بھر کر اس قدر پیا جائے کہ گلے تک پانی آجائے کیا دنیا کا کوئی پانی اتنی مقدار میں ایک ہی وقت میں پیا جا سکتا ہے؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معراج کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک کو کھول کر اسی مقدس اور مطہر پانی سے قلب اقدس دھویا گیا تھا۔ آج کے سائنسی دور میں زمزم کے پانی کا جو تجزیہ کیا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس بابرکت پانی میں شرب و طعام کی دونوں خاصیتیں پائی جاتی ہیں۔ باقی پانیوں میں صرف پانی والے خصائص پائے جاتے ہیں۔ جب کہ زمزم جیسے منفرد اور بے مثال پانی کے اندر اللہ تعالیٰ نے خوراک انسانی کے لوازمات بھی شامل کر دیئے ہیں۔ حضرت ہاجرہ نے اسی بنجر اور بے آب و گیاہ صحرا میں صرف اسی پانی پر گزارا کیا تھا۔ زمزم کے پانی کی یہ خاصیتیں انسان کی جسمانی نشوونما اور اس کی بقا کے لئے بے حد مفید ہیں۔ زمزم کی روحانی فیوض و برکات اس کے علاوہ ہیں۔

ایمان افروز واقعہ

ہمارے ملک کے ایک معروف دینی راہنما نے درس کے دوران یہ

واقعہ سنایا کہ ایک دفعہ میں حج بیت اللہ کے لئے مکہ مکرمہ پہنچتے ہی خارش اور جلدی امراض کا شکار ہو گیا تکلیف اس قدر بڑھی کہ کسی قدر چین نہ آتا تھا۔ عقیدت مند پریشان ہوئے۔ ڈاکٹر بلا لائے لیکن معاً مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی یاد آیا۔ شفاءٌ من کل داءٍ چنانچہ میں فوراً چاہ زمزم پہنچا خوب پانی پیا۔ بدن پر ڈالا اللہ رب العزت نے اس قدر کرم فرمایا کہ پھر ساری زندگی مجھے خارش یا جلد کی تکلیف لاحق نہیں ہوئی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ زمزم کے متبرک پانی کو کھڑا ہو کر پینا چاہیئے اور یہ دعا مانگنی چاہیئے۔

اللھم انی اسئلک علماً نافعاً ورزقاً واسعاً وشفاء من کل داءٍ

"اے اللہ میں تجھ سے نفع مند علم کا سوال کرتا ہوں اور وسیع رزق کی التجا کرتا ہوں اور بیماری میں کلی شفاء کا طلبگار ہوں"

پانی کی اہمیت

پانی اور ہوا دو چیزوں کو انسانی زندگی میں بنیادی اہمیت حاصل ہے انسان ہوا کے بغیر زندہ رہ سکتا ہے نہ پانی کے بغیر گزارہ کر سکتا ہے۔ خدا تعالےٰ کے کروڑوں احسان کہ اس نے ان دو عناصر کو کثرت کے ساتھ دنیا میں پھیلا دیا ہے۔ کرۂ ارضی پر کوئی گوشہ اور کونہ ایسا نہیں جہاں ہوا موجود نہ ہو۔ اسی طرح مولائے کریم نے کل زمین پر تین چوتھائی حصہ پانی کا انتظام کر رکھا ہے جہاں زمین ہے اس کے نیچے بھی پانی موجود ہے۔ قرآن مجید کے اندر ارشاد ہوتا ہے۔ واللہ خلق کل دابۃ من ماءٍ جس کے معانی یہ ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے ہر جاندار کو پانی سے پیدا کیا۔ پھر ارشاد ہوتا ہے۔ وجعلنا من الماء کل شیءٍ حیّ۔ ہم نے ہر جاندار کو پانی سے زندہ رکھا خلاصہ یہ کہ حیات انسانی کا کارواں پانی جیسی نعمت کی بدولت رواں دواں ہے۔ سائنس دانوں نے چاند اور ستاروں پر انسانی زندگی کے آثار تلاش کرنے کے لئے سب سے پہلے انہی دو چیزوں یعنی ہوا اور پانی کا مشاہدہ کیا ہے۔

ندائے خلیل

پرانے زمانے میں جہاں پانی ہوتا وہیں بستیاں آباد ہوتی تھیں۔ زمزم کا کنواں بنا تو قافلے ادھر کا رخ کرنے لگے۔ تب مکہ بکہ کہلاتا تھا۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو اللہ تعالیٰ

نے خدا کا گھر تعمیر کرنے کا حکم دیا۔ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل دونوں نے مل کر خدا کا گھر تعمیر کرنا شروع کیا۔ ایک نبی معمار اور دوسرا مزدور قرآن مجید شہادت دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دونوں پیغمبر جب خدا کے گھر کی دیواریں اٹھا رہے تھے تو ساتھ ساتھ یہ دعا بھی مانگ رہے تھے۔

ربنا وابعث فیہم رسولا منہم یتلوا علیہم اٰیٰتک ویعلمہم الکتٰب والحکمۃ ویزکیہم انک انت العزیز الحکیم ۱

"اے اللہ ان لوگوں میں ایک ایسا رسول بھیج جو انہی میں سے ہو وہ رسول تیری آیتیں ان کے اوپر تلاوت کیا کرے اور ان کو کتاب اور دانائی کی باتیں سکھایا کرے۔ اور ان کو پاک صاف کرے بے شک تو ہی بڑا زبردست حکمت والا ہے۔"

جب خانہ کعبہ تعمیر ہوگیا تو حکم ہوا۔ اے ابراہیم پتھر پر کھڑے ہوکر واذن فی الناس بالحج - حج کے لئے آذان دو۔ آپ نے عرض کی مولا یہاں بستی ہے۔ نہ کوئی رہنے والا اس ویرانے میں کس کو بلاؤں۔ مولا کریم نے فرمایا، میرے ابراہیمؑ بلانا تیرا کام ہے۔ پھر دیکھنا قیامت تک دنیا کے گوشے گوشے سے میرے بندے یہاں کس طرح کھنچے چلے آتے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے ایک بلند جگہ کھڑے ہوکر آواز دی۔

یا ایہا الناس ان ربکم بنی بیتا اوجب علیکم الحج فاجیبوا ربکم

"اے لوگو! تمہارے رب نے تمہارے واسطے عبادت کا گھر بنایا ہے۔ پس اللہ کی دعوت قبول کرو اور جواب دو" جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن کی قسمت میں حج لکھا تھا وہ دنیا میں ہے، خواہ وہ ماں کے پیٹ میں ہے خواہ آباء واجداد کی پشتوں میں اور خواہ عالم ارواح میں تھا اس نے جواب دیا۔ لبیک اللہم لبیک لا شریک لک لبیک۔ آج صدیاں گزر جانے کے بعد مشرق مغرب شمال جنوب کے رہنے والے دیوانہ وار لبیک اللہم لبیک کہتے ہوئے کعبۃ اللہ پہنچتے ہیں یہ درحقیقت ابراہیم علیہ السلام کی دی ہوئی اسی اذان اور دعوت کا جواب ہے۔

پہلا گھر

کعبۃ اللہ کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ اس کو کعبہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ سب سے

۱ سورۃ بقرہ آیت ۱۲۹

پہلے بنا۔ حضرت آدم اور حوا یہیں اترے تھے، لیکن وہ بچھڑ گئے۔ سال ہا سال بعد کعبہ میں طواف کرتے ہوئے ان کی ملاقات ہوئی، روایت ہے۔ خانہ کعبہ حضرت آدم کی تخلیق سے چالیس برس پہلے فرشتوں نے بنایا تھا۔ ہزاروں سال بعد اللہ تعالیٰ کے حکم پر اسی جگہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے فرزند ارجمند حضرت اسماعیل نے تعمیر کیا تھا۔

دنیا کے بتکدوں میں پہلا وہ گھر خدا کا
ہم پاسبان ہیں اس کے وہ پاسباں ہمارا

انوارات الٰہی کا منبع

کعبۃ اللہ کا دروازہ شمال کی طرف ہے۔ چاروں دیواریں ایک ہی جتنی لمبائی کی ہیں۔ اور ان کی چوڑائی اور اونچائی بھی ایک جیسی ہے، دروازہ جس جانب حضرت عبداللہ اور حضرت آمنہ کا گھر بنتا تھا۔ حضرت ابراہیم نے تین ہزار سال قبل اسی جگہ بنایا تھا۔ کیونکہ شہنشاہِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرف سے داخل ہونا تھا۔ حکم ہے کہ جب کوئی مسلمان خانہ کعبہ میں داخل ہو تو باب السلام سے داخل ہو باب السلام وہ دروازہ ہے جس کے اوپر سے گھوم کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کعبۃ اللہ میں داخل ہوتے تھے، اب امت کے لئے یہ بات باعث اجر و سعادت بن گئی ہے کہ وہ بھی اسی دروازے سے داخل ہوں، جہاں سے ہادی برحق صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوتے تھے۔

بزرگانِ دین کا کہنا ہے کہ اس دروازے سے داخل ہونے کی صورت میں کعبۃ اللہ پر پہلی نگاہ پڑتے ہی اس وقت جو دعا مانگ جائے وہ اللہ رب العزت ضرور قبول فرماتے ہیں۔ ایک بزرگ نے خوب کہا ہے کہ کعبۃ اللہ پر پہلی نگاہ پڑتے ہی اگر یہ دعا مانگ لی جائے کہ پروردگار عالم اس دعا کے صدقے میں تیرے گھر میں جتنی دعائیں مانگوں وہ قبول فرما۔ اس طرح صرف ایک ہی نہیں ساری دعائیں مستجاب ہونگی۔ جو حضرات اس مرکز تجلیات کا نظارہ کر آئے ہیں۔ وہ بتاتے ہیں کہ جب پہلی نگاہ کعبۃ اللہ پر پڑتی ہے۔ دعا تو درکنار انسان کو اپنی ہوش ہی نہیں رہتی۔ مالک کائنات نے اپنے گھر میں اتنی جاذبیت اور کشش رکھی ہے کہ وہاں انسانی حواس گم ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ کعبۃ اللہ کیا ہے۔ ایک چھوٹا سا کمرہ ہے۔ جس پر سیاہ غلاف چڑھا دیا جاتا ہے۔ لیکن مولائے کریم نے اس مختصر عمارت کے اندر ایمان کا ایسا طاقتور اور مضبوط مقناطیسی اسٹیشن قائم کر دیا گیا ہے جو ایمان والوں کے قلوب کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ دنیا کے اندر بڑی سیر گاہیں اور مقامات ہیں جنہیں انسان دو چار مرتبہ دیکھ کر اکتا جاتا

ہے۔ لیکن کعبۃ اللہ انوارات و تجلیات کا ایسا پر کشش مرکز ہے۔ کہ مسلسل لذتِ دیدار سے بھی نگاہوں کی پیاس بجھتی نہیں۔ اور قلوب رحمت و برکت سے سیراب ہونے کے باوجود نہیں بھرتے۔

کرۂ ارضی پر بسنے والے ہر ملک ہر شہر ہر رنگ ہر نسل کے کلمہ گو مسلمان حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے کعبۃ اللہ حاضر ہوتے ہیں۔ وہاں کوئی ہاجرہ پانی کی تلاش میں سرگرداں نہیں۔ آج وہاں کوئی اسماعیلؑ پیاسا نہیں بلکہ کل جو پیاسے تھے۔ آج ساقی ہیں اور قیامت تک ان کا میخانہ آباد رہے گا۔

خم لگا دے میرے منہ سے تیرے میخانے کی خیر
ایک دو جام سے ساقی میرا کیا ہوتا ہے

حج کی فرضیت میں حکمتیں

حج کی فرضیت میں اللہ تعالیٰ نے بڑی حکمتیں رکھی ہیں سب سے بڑی حکمت یہ ہے کہ اس مبارک موقع پر مختلف براعظموں خطوں۔ علاقوں کے حالات اور وہاں کے باشندوں ان کے خیالات کے مطالعہ و مشاہدہ کا موقع میسر آتا ہے۔ انگلینڈ ہو یا ہالینڈ۔ امریکہ ہو یا افریقہ۔ پاکستان ہو یا ترکستان۔ انڈونیشیا ہو یا رہوڈیشیا۔ جاپان ہو یا ایران۔ چین ہو یا فلسطین۔ خود دنیا کے کسی ملک کا باشندہ ہو اس کا ایک ہی لباس ہوتا ہے۔ جس سے عالمگیر انسانی مساوات کی کرنیں پھوٹتی ہیں۔ یہاں کالے بھی ہوتے ہیں۔ گورے بھی۔ زرد رنگت والے بھی ہوتے ہیں۔ گندمی رنگ والے بھی ہوتے ہیں۔ لمبے قد والے بھی ہوتے۔ درمیانے قد والے بھی اور چھوٹے قد والے بھی شریک ہوتے ہیں۔ یہاں موٹے اور فربہ جسموں والے بھی موجود ہوتے ہیں اور کمزور و ناتواں جسموں والے بھی جن کا لباس ایک جن کا نعرہ ایک لبیک۔ اللھم لبیک۔ سچ پوچھئے تو حج امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بین الاقوامی اخوت کانفرنس کا نام ہے۔ یہ عالمگیر تبلیغی دینی۔ اصلاحی اجتماع درحقیقت حضرت ابراہیمؑ کی عظیم یادگار ہے۔

فلسفۂ حج

آیئے سوچئے آخر یہ انسانوں کا انبوہ کثیر ہر سال ایک جگہ کیوں جمع ہوتا ہے؟ اور وہاں کیوں مذہبی رسومات ادا کی جاتی ہیں؟ آخر اس عبادت حج کی کیا اہمیت ہے؟ ان تمام

باتوں پر غور کرنے کے لئے ہمیں کلام الٰہی سے رہنمائی حاصل کرنی چاہیئے، یہ عبادت بڑی محبوب ہے اس کی فضیلت اور شان کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن مجید میں ایک سورۃ نازل کی گئی۔ یہ سورت قرآن مجید کے سترھویں پارے میں ہے۔ اس میں اللہ تعالےٰ نے حج کے احکام اور فضائل بیان فرمائے ہیں، اس سورۃ کا نام ہی "سورۃ حج" رکھا گیا ہے۔ اس سورۃ کا آغاز اس آیت کریمہ سے ہوا ہے۔ یٰۤاَیُّهَا النَّاس۔ اے لوگو اتقوا ربکم اپنے رب سے ڈرو۔ ان زلزلة الساعة شیءٌ عظیم۔ بے شک قیامت کا زلزلہ ایک بڑی ہولناک شے ہے، اس دن تم دیکھو گے کہ مائیں اپنے بچوں کو دودھ پلانا چھوڑ دیں گی۔ حالانکہ ماں کی ممتا کو سب کچھ گوارا ہے۔ بچے کی جدائی گوارا نہیں۔ لیکن اس روز مائیں اپنے بچے چھوڑ دیں گی۔ قیامت کا زلزلہ اتنا شدید ہوگا کہ حمل والیوں کے حمل گر جائیں گے، یہ ایسی تنگی کا دن ہوگا کہ لوگ مدہوشی اور نشے کے عالم میں ہوں گے۔ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں ایسی کوئی بات نہیں ہوگی۔ البتہ میرا عذاب ہی شدید ہوگا قیامت کا زلزلہ ایسی ہولناک چیز ہوگا۔ جس کی دہشت سے لوگوں کا بُرا حال ہوگا۔ اور وہ حواس باختہ نظر آئیں گے۔

سورۃ حج۔ ذکر قیامت کا

یہ سورۃ پڑھ کر بڑا تعجب ہوتا ہے۔ کیونکہ سورۃ تو حج سے متعلق ہے۔ اور ابتدائی آیات میں ذکر قیامت کا ہو رہا ہے۔ یہ حج اور قیامت میں کیا ربط اور کیا جوڑ ہے؟ علمائے دین کی قبروں پر خدا رحمت کی بارش [illegible] فرمائے۔ انہوں نے نکتہ بیان کیا ہے کہ حج کی عبادت عرفات کے میدان میں حاضری سے ادا ہوتی ہے۔ یہ ایک وسیع و عریض کھلا میدان ہے۔ جہاں دنیا بھر سے آئے ہوئے ہر رنگ ہر نسل ہر زبان ہر قوم ہر عمر ہر شکل و عقل کے مسلمان جمع ہوتے ہیں۔ یہاں بڑے اور چھوٹے میں کوئی امتیاز نہیں، شاہ و گدا میں کوئی فرق نہیں، غنی و فقیر میں کوئی تمیز نہیں، سب کی ایک ہی حالت ہے، سب کی ایک ہی کیفیت ہے۔ یہاں سب کا ایک ہی اعلان ہے۔

"لبیک اللّٰھم لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لا شریک لک"

"اے اللہ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں، تمام تعریفیں تیرے لئے تمام نعمتیں تیرے قبضے میں، ملک تیرا حکومت تیری مولا تیرا کوئی شریک نہیں"

ہزاروں لاکھوں فرزندان توحید آج سے ہزاروں برس پہلے دی گئی۔ ندائے ابراہیم علیہ السلام کا جواب دینے کے لئے یہاں اکٹھے ہوتے ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ اعلان بھی کرتے ہیں کہ تیرا کوئی شریک نہیں۔ تیری ذات تمام صفات کی مالک ہے۔ سب نعمتیں تیرے قبضہ قدرت میں ہیں۔ ملک بھی تیرے حکومتیں بھی تیری، بس ایک اعلان کے لئے ساری خدائی یہاں مرکزی مقام پر اکٹھی ہوتی ہے۔ یہاں جمع ہونے کا ایک مقصد تو یہ ہے کہ کل عالم اسلام کے مسلمان اجتماعی طور پر یہاں اللہ رب العزت کی الوہیت اس کی عظمت اور کبریائی بیان کریں، دوسرا مقصد جس کی سورۃ حج کے آغاز میں وضاحت نہیں کی گئی۔ خدا تعالیٰ کو بتانا یہ مقصود ہے کہ جسطرح میدان عرفات میں ہر رنگ ہر نسل، ہر قوم، ہر زبان اور ہر عقل وشکل کے لاکھوں انسان جمع ہیں۔ اس اجتماع اور اس میدان سے میدان محشر اور آخرت کے اجتماع کی یاد تازہ کریں اور سوچیں کہ ایک دن وہ بڑا اجتماع بھی منعقد ہونیوالا ہے۔ جہاں اسی طرح دنیا بھر کی مختلف قوموں نسلوں اور مختلف زبانوں سے تعلق رکھنے والے انسان جمع ہوں گے۔ یہ اجتماع دراصل میدان محشر میں ہونے والے اجتماع کی یاد تازہ کرنے کیلئے منعقد ہوتا ہے، تاکہ امت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال میں اخلاص پیدا ہو اور وہ دنیا کے اندر اپنی اصلاح کرسکیں۔ اسی مقصد کے لئے سورۃ حج کے آغاز میں میدان محشر کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔

اور یہی وہ ربط ہے جو سورۃ حج میں بیان کرکے قائم کیا گیا ہے۔

حضرت امام غزالیؒ کا ارشاد

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ حج کی وضع بالکل سفر آخرت کی سی ہے۔ مقصود یہ ہے کہ حجاج کو اعمال حج ادا کرنے سے مرنے کے بعد پیش آنے والے واقعات یاد آجائیں۔ مثلاً

- شروع سفر میں بال بچوں سے رخصت ہوتے وقت سکرات موت کے وقت اہل وعیال سے رخصت ہونے کو یاد کرو۔
- اپنے وطن یا ملک سے باہر نکلتے وقت یہ سمجھو کہ تم فانی دنیا سے باہر نکل رہے ہو۔

- سواری کے جانور یا آج کل کی جدید سواری کو جنازہ کی چارپائی تصور کرو۔
- احرام کی چادروں کو کفن کی چادریں خیال کرو۔
- میقات حج تک پہنچنے میں جنگل بیابان قطع کرتے وقت عالم برزخ یعنی قبر کی گہرائیوں کا تصور رکھو۔
- اللّٰہم لبیک کو قبروں سے اٹھنے اور میدان محشر کی حاضری کی صدا سمجھو، غرضیکہ اسی طرح ہر ایک عمل میں ایک عبرت اور ہر معاملہ آخرت کی یاد دہانی ہے۔!

اسلام میں اجتماعیت کا تصور

حج کا ایک اور مقصد یہ ہے کہ اس عبادت کے اندر اجتماعیت ہے۔ ہمارا دین ایک عالمگیر دین ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے گھر میں اکیلا نماز پڑھ لے تو ایک نماز کا ثواب دس نمازوں کے برابر ملیگا۔ اگر وہی نماز محلے کی مسجد میں ادا کرے تو اسے ستائیس نمازوں کا ثواب ملیگا۔ اگر وہی نماز شہر کی مرکزی جامع مسجد میں ادا کرے تو پچاس نمازوں کا ثواب ملیگا۔ اور اسی طرح اگر وہ اہم جگہ چلا گیا تو ثواب اور بڑھ جائے گا۔ یہاں تک کہ اگر مسجد اقصیٰ میں وہی نماز ادا کی گئی۔ تو اُسے پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ملیگا۔ جوں جوں جگہ کی فضیلت بڑھتی جائے گی۔ ثواب میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ اگر وہی ایک نماز مسجد نبوی میں ادا کی گئی، تو ثواب پچاس ہزار نمازوں کا ملیگا۔ اور وہی نماز اگر بیت اللہ میں ادا ہوئی تو ثواب ایک لاکھ نمازوں کا ملے گا۔ اب سوچنے کی بات ہے۔ نماز وہی ایک ہے۔ اگر گھر ادا کرے تو دس نمازوں کا ثواب اگر خدا کے گھر ادا کرے تو ایک لاکھ کا اجر ہے۔ آخر معاملہ کیا ہے۔ جگہ کی اہمیت فضیلت اور مرکزیت کے مدارج کی ترقی کے ساتھ ساتھ ثواب بڑھتا گیا۔ حتیٰ کہ خانہ کعبہ جو امت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرکز ہے وہاں پہنچ گیا۔ نتیجتاً ثواب کی بھی حد ہو گئی۔ ثابت ہوا کہ مسلمانوں کے اندر جوں جوں مرکزیت اور اجتماعیت بڑھے گی۔ اجر و ثواب کی مقدار میں کئی گنا اضافہ ہو جائیگا۔ حج بیت اللہ اور میدان عرفات میں مسلمانوں کی وحدتِ فکر اور وحدت عمل کا سب سے بڑا اجتماع ہوتا ہے۔ یہ ایک بے نظیر اجتماعی مظاہرہ ہوتا ہے۔ دنیا کے اندر جس کی مثال نہیں ملتی۔ ایسے اجتماع کے اندر جب عبادت کی جائے تو مولائے کریم فرماتے ہیں کہ اب میں اجر و ثواب کا پیمانہ ہی توڑ دیتا ہوں۔ فرمایا کہ اب اجر و

(بقیہ ص ۲۰ پر)

(تخلیص مرسلہ رپورٹ : حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ)

مجلس علماء اسلام کا قیام

اتحاد علماء کی ایک امید افزاء کوشش

حضرت مولانا زاہد الراشدی، حضرت مولانا سید عطاء المومن شاہ بخاری مدظلہ اور حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی ایک عرصہ سے دیوبندی مسلک کی جماعتوں، اداروں اور شخصیات پر مشتمل ایک مشترکہ "فورم" کے لئے کوشاں تھے۔ اس کے لئے ۲۴ نومبر ۹۷ء کو گکھڑ میں، پھر ۲۰ دسمبر ۹۷ء کو گوجرانوالہ میں اور اب ۱۶ فروری ۹۸ء کو لاہور میں اجلاس منعقد کئے۔ یہ تمام اجلاس حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز صفدر مدظلہ کی صدارت میں منعقد ہوئے۔

لاہور کے اجلاس میں حضرت اقدس سید انور حسین نفیس رقم مدظلہ، مولانا فداء الرحمٰن درخواستی، مولانا قاضی عصمت اللہ، مولانا محمد عبداللہ، مولانا قاری سعید الرحمٰن، مولانا محمد نذیر فاروقی، مولانا سید عطاء المومن بخاری، مفتی غلام قادر، مولانا عبدالروف فاروقی، مولانا قاری جمیل الرحمٰن، مولانا محمد ظفراحمد قاسم، مولانا مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی، مولانا عبدالروف ربانی، مولانا اشرف علی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالعزیز، مولانا اللہ وسایا قاسم، قاری عبیداللہ طاہر، مولانا ظفراللہ شفیق شریک ہوئے۔

اجلاس میں گزشتہ اجلاسوں کے فیصلوں کی توثیق کرتے ہوئے طے پایا کہ:

نمبر۱ "مجلس عمل علماء اسلام پاکستان" مندرجہ ذیل پانچ مقاصد کے لئے کام کرے گی۔

۱۔ پاکستان کی اسلامی نظریاتی حیثیت، وحدت، سالمیت اور خود مختاری کا تحفظ۔ ۲۔ ملک کے داخلی معاملات میں امریکہ اور اس کے حواری ممالک اور اداروں کی بڑھتی ہوئی مداخلت کی روک تھام۔ ۳۔ مغرب کی ثقافتی یلغار کا مقابلہ۔ ۴۔ دینی مدارس کے آزادانہ کردار اور خود مختاری کا تحفظ۔ ۵۔ دہشت گردی کے اسباب و عوامل کی نشان دہی اور ان کا سدباب۔

نمبر۲ باضابطہ انتخابات تک شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز خان صفدر دامت برکاتہم مجلس عمل کے امیر ہوں گے۔

نمبر۳ مولانا سید عطاء المومن شاہ بخاری رابطہ سیکرٹری ہوں گے جبکہ ان کے ہمراہ مندرجہ ذیل حضرات پر مشتمل کمیٹی کام کرے گی۔ مفتی محمد جمیل خان کراچی، مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی خانپور، مولانا اشرف علی راولپنڈی، مولانا عبدالروف فاروقی لاہور، مولانا مفتی غلام قادر خیرپور، مولانا قاری محمد نذیر فاروقی اسلام آباد، مولانا بشیر احمد شاد چشتیاں، مولانا محمد احمد لدھیانوی ٹوبہ ٹیک سنگھ، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی لاہور، اور مولانا

ابو عمار زاہد الراشدی۔

نمبر۴ ۲۳ مارچ ۹۸ء کو لاہور میں مجلس عمل پاکستان کے زیر اہتمام کل پاکستان علماء کنونشن منعقد ہوگا جس میں مجلس عمل کے پروگرام اور جدوجہد کے طریقہ کار کا اعلان کیا جائے گا اور مجلس عمل میں شامل جماعتوں کے قائدین خطاب کریں گے۔

نمبر۵ پروگرام کی تفصیلات طے کرنے کے لئے ۲۲ مارچ ۹۸ء کو لاہور میں مجلس عمل کا اجلاس ہوگا۔

رابطہ سیکرٹری مولانا سید عطاء المومن شاہ بخاری کی مہیا کردہ فہرست کے مطابق اب تک جن جماعتوں نے "مجلس عمل علماء اسلام پاکستان" میں شرکت کا اظہار کیا ہے' ان کے نام یہ ہیں۔

(۱) جمعیت علماء اسلام پاکستان' مولانا فضل الرحمٰن (۲) جمعیت علماء اسلام پاکستان' مولانا سمیع الحق (۳) پاکستان شریعت کونسل (۴) سپاہ صحابہ پاکستان (۵) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت (۶) مجلس احرار اسلام پاکستان (۷) تنظیم اہل سنت پاکستان (۸) جمعیت اشاعت التوحید والسنت پاکستان (۹) جمعیت اہل سنت پاکستان (۱۰) مجلس تحفظ حقوق اہل سنت پاکستان (۱۱) انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ (۱۲) جمعیت علماء اسلام آزاد جموں و کشمیر (۱۳) وفاق المدارس العربیہ پاکستان (۱۴) مجلس علماء اہل سنت پاکستان (۱۵) سواد اعظم اہل سنت پاکستان (۱۶) حرکت الانصار (۱۷) جمعیت المجاہدین

ضروری وضاحت

"مجلس عمل" کوئی مستقل جماعت نہیں ہے بلکہ ہم مسلک جماعتوں کے باہم مل بیٹھنے اور مشترکہ نکات پر مشترکہ جدوجہد کے مواقع فراہم کرنے کا ایک پلیٹ فارم ہے جسے آپ زیادہ سے زیادہ متحدہ محاذ کہہ سکتے ہیں۔ اس "مجلس عمل" کا جماعتوں کے داخلی معاملات اور باہمی سیاسی کشمکش سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہوگا اور "مجلس عمل" کی جدوجہد کو خالصتاً" ان دینی نظریاتی اور مسلکی اہداف تک محدود رکھا جائے گا جو باہمی مشاورت سے طے ہوں گے۔ اس لئے کاروان ولی اللہی تعلق رکھنے والی تمام جماعتوں' حلقوں' علمی و دینی مراکز' شخصیات اور کارکنوں سے گزارش ہے کہ وقت کی اس آواز پر لبیک کہیں اور شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمہ اللہ کی اس جماعت کو خلفشار اور جمود و تعطل کی دلدل سے نکال کر عالم استعمار کے مقابلہ' اسلام کے غلبہ و نفاذ اور ملکی سالمیت و خود مختاری کے تحفظ کی جدوجہد میں ہراول دستے کا تاریخی کردار واپس دلانے کے لئے تمام ذہنی تحفظات و خدشات کو جھٹکتے ہوئے آگے بڑھیں تاکہ ہم اپنی دینی ذمہ داریوں کے حوالہ سے بارگاہ ایزدی کے ساتھ ساتھ اپنے عظیم اکابر و اسلاف کے سامنے سرخرو ہو سکیں۔ آمین یارب العالمین۔

جمادی [illegible]

ملتان میں ختم نبوت کانفرنس سے علماء کرام کے خطابات

مولانا محمد یوسف لدھیانوی ' مولانا عبدالستار تونسوی اور دیگر علماء کے بیانات

ملتان : ۲ مارچ ۱۹۹۸ء (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے جمعیت علماء اسلام کے حضرت مولانا محمد لقمان علی پوری ' تنظیم اہل سنت کے مولانا عبدالستار تونسوی ' مجلس اہل سنت کے مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی ' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی ' مولانا عبدالکریم ندیم ' مولانا امیر حسین گیلانی ' مولانا عبدالغفور حقانی ' مولانا محمد اکرم طوفانی ' مولانا اللہ وسایا ' قاری محمد ادریس اور دیگر مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت پاکستان قادیانیوں کو پابند کرے کہ مردم شماری میں اپنا نام غیر مسلموں کی فہرست میں درج کرائیں تاکہ قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان امتیاز قائم ہوسکے۔ انہوں نے کہا مسلم لیگ حکومت نے اگر قادیانیوں کے معاملے میں کوئی رعایت کی تو علماء کرام موجودہ مسلم لیگی حکومت کے خلاف تحریک چلانے سے گریز نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ اور مغرب کے اشارے پر توہین رسالت کے قانون اور قادیانیت سے متعلق آئینی ترمیم ختم کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ پاکستان قادیانیوں نے نہیں مسلمانوں نے بنایا تھا لیکن یہاں قادیانیوں کو مکمل تحفظ فراہم کیا جارہا ہے اور کلیدی آسامیوں پر قادیانیوں کو فائز کرکے ملک کی سالمیت کو خطرہ میں ڈالا جارہا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یہ صورت حال برداشت نہیں کرے گی۔ امریکہ اور مغرب سن لے کہ اس کی اسلام کو مٹانے کی سازشیں کسی صورت کامیاب نہیں ہوں گی اور سپر طاقت روس کی طرح امریکہ بھی مسلمانوں کے ہاتھوں نیست ونابود ہوگا۔ قادیانیوں نے عیسائیت کے ساتھ گٹھ جوڑ کرکے اسلام کے خلاف منظم تحریک کا آغاز کیا ہے۔ علمائے کرام اس تحریک کے خلاف سینہ سپر ہو جائیں گے۔ آج قومی اسمبلی میں کہا جارہا ہے کہ قادیانی پاکستان کے خیر خواہ ہیں۔ قومی اسمبلی کی اس سے بڑی توہین کوئی نہیں ہوسکتی۔ ملک کی سب سے محترم شخصیت صدر تارڑ واضح اعلان کرچکے ہیں کہ قادیانیوں نے ملک میں بحران پیدا کرنے میں کروڑوں روپے خرچ کئے ہیں۔ مرزا طاہر مسلسل برطانیہ میں بیٹھ کر پاکستان کے خلاف پروپگنڈہ میں مصروف ہے۔ اس وجہ سے ہمارا حکومت سے مطالبہ ہے کہ مرزا طاہر کو پاکستان لاکر آئین پاکستان کی خلاف ورزی کا اس پر مقدمہ چلایا جائے اور قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے ہٹایا جائے۔ دینی مدارس کے خلاف پروپگنڈہ بند کیا جائے انگریز اور مغرب کی خوشنودی کے لئے اسلامی دفعات کو نہ چھیڑا جائے۔ قادیانیوں کی سازشوں کو ناکام بنانے کے لئے موثر اقدامات کئے جائیں۔ مردم شماری میں حصہ نہ لینے والے قادیانیوں کی شہریت منسوخ کی جائے۔ الیکشن کا مسلسل بائیکاٹ کرنے والے قادیانیوں کی قومی اور صوبائی اسمبلیوں میں نشستیں ختم کی جائیں۔ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔ طالبان کی حکومت کو تسلیم کرکے پاکستان میں بھی شریعت کا نظام نافذ کیا جائے۔

مبلغین حضرات کی میٹنگ کارکردگی کا جائزہ اور آئندہ سہ ماہ کا تبلیغی پروگرام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ تبلیغ سے وابستہ حضرات علماء کرام و مبلغین حضرات کا سہ ماہی اجلاس دفتر مرکزیہ ملتان میں ۸'۹' شوال بمطابق ۶'۷ فروری ۱۹۹۸ء کو منعقد ہوا۔ اجلاس کی مختلف نشستوں کی صدارت حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ' حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی ناظم نشریات' حضرت مولانا بشیر احمد ناظم تبلیغ نے فرمائی۔

اجلاس میں مولانا خدابخش' مولانا اللہ وسایا' مولانا فقیر اللہ اختر' مولانا حافظ محمد ثاقب' مولانا اسماعیل' مولانا غلام حسین' مولانا غلام مصطفیٰ' مولانا عبدالخالق رحمانی' مولانا عبدالعزیز' مولانا محمد طیب فاروقی' مولانا محمد اسحاق ساقی' مولانا حافظ احمد بخش' مولانا جمال اللہ الحسینی' مولانا محمد راشد مدنی' مولانا محمد نذر عثمانی' مولانا محمد علی صدیقی' مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن' مولانا قاضی احسان احمد' مولانا عزیز الرحمٰن' مولانا عبدالرزاق مجاہد' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا محمد حسین ناصر' جناب اورنگ زیب اعوان' حافظ محمد حیات' اور دوسرے رفقاء نے شرکت کی۔

میٹنگ میں گزشتہ سہ ماہ کی تبلیغی رپورٹیں رفقاء نے پیش کیں اور آئندہ سہ ماہ کے لئے تبلیغی پروگرام طے کئے گئے۔ کاروائی کے اہم اہم فیصلے یہ ہیں۔

نمبر۱ ملتان میں عرصہ سے ختم نبوت کانفرنس نہیں ہوئی۔ فیصلہ ہوا کہ یکم مارچ کو ملتان میں ختم نبوت کانفرنس دفتر مرکزیہ میں رکھی جائے۔ جس میں حضرت امیر مرکزیہ جناب حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ' حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب مدظلہ' حضرت مولانا عبدالستار تونسوی' مولانا فضل الرحمٰن' مولانا سید عبدالمجید ندیم' مولانا مفتی محمد جمیل خان' مولانا عبدالغفور حقانی' مولانا عبدالکریم ندیم' مولانا محمد عبداللہ بھکر' مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی' مولانا محمد لقمان علی پوری کو مدعو کیا جائے گا۔

کانفرنس کی دعوت دینے' انتظام کے لئے حضرت مولانا بشیر احمد مرکزی ناظم تبلیغ کی سربراہی میں مبلغین حضرات کی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جس میں مولانا خدابخش' مولانا غلام مصطفیٰ' مولانا حافظ احمد بخش' مولانا عبدالرزاق مجاہد شامل ہوں گے۔

نمبر۲ علاقائی دفاتر کی کارکردگی کا جائزہ' تربیتی اجتماعات' مقامی مجالس کے اجلاسوں میں شرکت کے لئے مرکزی ناظم تبلیغ حضرت مولانا بشیر احمد صاحب کے مندرجہ ذیل پروگرام ترتیب دیئے گئے۔ ۷ ۸ ۹ مارچ ضلع بھاولنگر ۱۰ ۱۱ ۱۲ مارچ ضلع ساہیوال ۱۳ ۱۴ ۱۵ مارچ اوکاڑہ ۱۶ ۱۷ ۱۸ مارچ لاہور ۱۹ ۲۰ ۲۱ مارچ ضلع گوجرانوالہ ۲۲ ۲۳ مارچ ضلع سیالکوٹ ۲۴ ۲۵ ۲۶ مارچ اسلام آباد' راولپنڈی ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ مارچ ہرپور' ایبٹ آباد' مانسہرہ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ اپریل ضلع بھاول پور۔

حضرت مولانا خدابخش صاحب مہینہ میں ایک ہفتہ ضلع بھاولنگر کے مبلغ مولانا محمد طیب فاروقی کے تعارف اور علاقہ میں تبلیغ کے لئے بھاولنگر دیا کریں گے۔ اور باقی دفتر مرکزیہ کی طرف سے متعین پروگرام بھگتائیں گے۔

مولانا اللہ وسایا کے پروگرام

۱۷ ۱۸ فروری بہاول پور میں تربیتی کورس میں شرکت، ۱۹ ۲۰ فروری کو لولاک کی تربیت، ۲۱ ۲۲ فروری خوشاب، جوہر آباد، سرگودھا، ۲۳ فروری کو ربوہ میں تربیت نشست، ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ فروری کو لاہور میں تربیتی اجتماعات، (۲۵ فروری کو گوجرانوالہ کانفرنس میں شرکت) ۲۸ فروری یکم مارچ ملتان کانفرنس، ۲ مارچ باگڑ سرگانہ، ۷ مارچ روجھان ضلع راجن پور کے جامعہ محمدیہ کے سالانہ جلسہ میں شرکت، ۸ مارچ سانگھڑ میں ضلعی کانفرنس، ۹ سے ۱۱ مارچ ملتان تربیتی کلاس، ۱۲ مارچ ساہیوال کانفرنس، ۱۳ مارچ ساہیوال میں جمعہ، ۱۴ مارچ جامعہ باب العلوم کروڑ پکا میں تربیتی بیان، ۱۵ مارچ سے ۱۹ تک ملتان تربیتی کلاس، ۲۰ ۲۱ مارچ سیالکوٹ، ۲۳ سے ۲۵ مارچ تک ملتان میں تربیتی کلاس، ۲۶ مارچ روٹ، ۲۷ مارچ فورٹ عباس، ۲۸ مارچ سے یکم اپریل تک ملتان میں تربیتی کلاس، ۳ اپریل بقیہ، ۴ سے ۱۲ اپریل ملتان تربیتی کلاس، ۱۳ سے ۱۸ اپریل تک سندھ، ۱۸ ۱۹ اپریل جہلم، ۲۰ ۲۱ اپریل راولپنڈی، ۲۳ اپریل، ۲۵ ذی الحجہ کو مبلغین کی میٹنگ میں شرکت۔ اور اگلے پروگرام اس سہ ماہ میٹنگ میں ترتیب دیئے جائیں گے۔

نمبر۳ خوشاب، جوہر آباد، سرگودھا، لاہور، شیخوپورہ، بہاولپور، ساہیوال، میں تربیتی اجتماعات کا فیصلہ کیا گیا۔

نمبر۴ باگڑ سرگانہ میں، ۶ ذی قعدہ مولانا اللہ وسایا، ۵ ذی الحجہ مولانا غلام مصطفیٰ، ۴ محرم مولانا بشیر احمد، ۲ صفر حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی خطبہ جمعہ ارشاد فرمائیں گے۔

نمبر۵ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب کا جماعتی تقاضوں کے پیش نظر بھاولنگر سے کوئٹہ اور حضرت مولانا محمد طیب فاروقی کا منڈی بہاؤالدین سے بھاولنگر میں تبادلہ کیا گیا۔ ذی الحجہ کی میٹنگ میں منڈی بہاؤالدین میں مبلغ کا تقرر عمل میں لایا جائے گا۔

نمبر۶ حضرت مولانا فقیراللہ اختر ہر مہینہ کا پہلا عشرہ سیالکوٹ اور حضرت مولانا عزیز الرحمن ہر ماہ کا پہلا ہفتہ نارووال کے لئے مستقل دیا کریں گے۔

نمبر۷ مولانا محمد علی صدیقی ضلع بدین سندھ میں تبلیغی خدمات انجام دیں گے۔

نمبر۸ آئندہ سہ ماہی میٹنگ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ذی الحجہ کو ملتان میں ہوگی۔

نمبر۹ حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب شجاع آبادی لاہور کے لئے حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم سے

وقت لے کر شہداء ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کریں گے۔

نمبر ۱۰ ۱۳ اپریل سے ۱۷ اپریل تک ٹنڈو آدم، کنری، گمبٹ، میں کانفرنسوں کا اختیار حضرت مولانا حفیظ الرحمٰن رحمانی اور حضرت مولانا محمد راشد مدنی کو دیا گیا۔ وہ مجلس کے مرکزی رہنما حضرت مولانا احمد میاں حمادی سے مشاورت کے بعد کانفرنسوں کا اہتمام کریں گے۔

نمبر ۱۱ مبلغین حضرات کی معلومات میں اضافہ اور علمی ترقی کے لئے ہر ماہ دفتر مرکزیہ سے قادیانی سوالات پر مشتمل پرچہ مبلغین حضرات کو بھجوایا جایا کرے گا۔ جسے حضرت مولانا خدا بخش، مولانا حفیظ الرحمٰن رحمانی ترتیب دیں گے۔ مبلغین حضرات اس پرچہ کا حل اپنی تبلیغی رپورٹ کے ساتھ ارسال فرمایا کریں گے۔

نمبر ۱۲ شعبہ نشرواشاعت اور شعبہ مدارس زیر اہتمام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی رپورٹیں اور آئندہ کی ضروریات سے متعلق فیصلے اصلی میٹنگ پر زیر بحث لائے جائیں گے۔

نمبر ۱۳ اجلاس کے پہلے روز جمعہ تھا۔ ملتان کی مختلف مساجد میں مبلغین حضرات نے خطبات جمعہ ارشاد فرمائے۔ یوں دو روزہ شب وروزہ کا اجلاس بخیروخوبی ۱۰ شوال کی شام کو اختتام پذیر ہوا۔ رفقاء نیا عزم لے کر اپنے اپنے تبلیغی سفر پر روانہ ہوگئے۔

حق تعالیٰ شانہ تمام دینی کام کرنے والے افراد اور اداروں کو اخلاص بھری محنت سے بھرپور کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین (خادم دفتر مرکزیہ)

(بقیہ از ص ۴۸)

حافظ جی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا ایک ایک گوشہ آنکھوں کے سامنے گھومنے لگ جاتا ہے۔ حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ عظیم باپ کے عظیم بیٹے تھے یہ نمبر ان کی عظمت کا آئینہ دار ہے۔ حضرت حافظ جی رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ محترمہ اور ان کے صاحبزادوں کے مضامین اس میں شامل نہیں ہیں۔ اگر وہ بھی قلم اٹھاتے تو اس کا حسن مزید نکھر کر سامنے آجاتا۔ حضرت حافظ جی رحمۃ اللہ علیہ کی بھانجی اور ہمارے مخدوم سید وکیل احمد شاہ بخاری کی صاحبزادی کا اپنے ماموں پر ایک مضمون ہے۔ اول سے آخر تک اسے چشم پرنم کے بغیر پڑھنا ممکن نہیں۔ ادارہ لولاک محترم سید محمد کفیل بخاری کو اس نمبر کی ترتیب پر مبارک باد پیش کرتا ہے۔ سفید کاغذ پر مشتمل نمبر یہ تحفہ " دار بنی ہاشم مہربان کالونی مدرسہ معمورہ ملتان " سے دو سو روپے میں مل سکتا ہے۔ اس مہنگائی کے دور میں نہایت مناسب قیمت ہے۔

تبصرہ کتب

ادارہ

فتنہ یوسف کذاب

لاہور کے ایک ملحد و زندیق ابوالحسنین یوسف علی کذاب نے مرتد آنجہانی مرزا قادیانی کی اقتداء میں جھوٹا نبوت کا دعویٰ کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس کے خلاف آئینی راستہ اختیار کیا۔ لاہور میں جماعت کے فاضل اجل نمائندہ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اس کے خلاف توہین رسالت‘ بدکاری و فراڈ کی مختلف دفعات کے تحت کیس درج کرایا۔ اور روزنامہ خبریں‘ ہفتہ وار تکبیر نے قلمی جہاد کیا اور اس بدنصیب و محروم القسمت زندیق کی زندگی کے گھناؤنے کرداروں کو بے نقاب کیا۔

پہلے لاہور پھر ساہیوال اب یہ زندیق اڈیالہ جیل راولپنڈی میں پس دیوار زندان ہے۔ سیشن کورٹ وہائی کورٹ نے اس کی ضمانت کی درخواست خارج کردی ہے۔ سپریم کورٹ میں اس کی اپیل بابت ضمانت دائر ہے۔ حکومت کے شعبہ قانون نے اس کا کیس سپیشل دہشت گردی کی عدالت کو بھجوایا ہے۔ آصف زرداری کے ساتھ اس زندیق نے بھی دہشت گردی کے قانون کو چیلنج کر رکھا ہے۔ عدالت عظمیٰ نے دونوں کیسوں کو ایک نوعیت کی بنیاد پر ایک ساتھ سماعت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آصف زرداری پر دنیا کے نام پر دنیا کو لوٹنے کا الزام ہے جبکہ یہ زندیق دین کے نام پر دنیا بنانے کے گھناؤنے جرم کا مرتکب ہے۔ اس کے سابقہ مریدین کی پولیس کے سامنے جو گواہیاں ہوئیں ان کے مطابق یہ شخص پرلے درجے کا بدکار اور عیاش اور ذلیل حرکات کا مرتکب ہے۔ قرآن مجید میں ہے: ”تنزل علی کل افاک اثیم“ شیطان تمام افتراء کرنے والے بدکاروں پر نازل ہوتا ہے۔ اس آیت کے بموجب مسیلمہ کذاب سے لے کر کذاب قادیان اور کذاب یوسف تک تمام جھوٹے افترا پرداز۔ مدعیان نبوت (جو شیطانی القاء کو الہام سمجھتے ہیں) پرلے درجے کے بدکار اور عیاش تھے۔ تمام جھوٹے مدعیان کی تاریخ پر نظر رکھنے والا شخص بخوبی جانتا ہے کہ وہ تمام کے تمام زانی اور بدکار تھے۔ یہی حال کذاب یوسف کا ہے۔ اس نے لڑکیوں کو بہنیں‘ بیٹیاں کہہ کر اعتماد میں لیا اور پھر شیطان بن کر بہنوں اور بیٹیوں کی آبرو تار تار کروائی۔ زیر نظر کتاب ”فتنہ یوسف کذاب“ کے مصنف جناب ارشد قریشی نے کذاب یوسف کی کتابوں‘ مرد کامل کا وصیت نامہ۔ تعمیر ملت کالم‘ علی نامہ‘ یوسف کذاب کی ذاتی ڈائری اس کذاب کی آڈیو‘ وڈیو کیسٹوں سے اس کے کافرانہ‘ زندیقانہ و ملحدانہ عقائد کا پردہ چاک کیا ہے۔ اس کے خلاف کیس کے گواہوں کے بیانات وغیرہ اور آج تک اس کے متعلق جو کچھ کہا گیا‘ لکھا گیا‘ جو امکانی حد تک مل سکتا تھا سب کو مصنف نے بڑی خوبصورتی کے ساتھ یکجا کردیا ہے۔ اس کی متذکرہ کتابوں کا عکس اس کتاب میں دے کر مکمل دستاویز تیار کردی ہے۔ یوں ان تفصیلات پر مشتمل ”فتنہ یوسف کذاب“ کتاب کی دو جلدیں تیار

ہو گئیں ہیں۔ پہلی جلد ر۳۶۰ صفحات پر مشتمل ہے جبکہ دوسری جلد کے ر۴۳۲ صفحات ہیں۔ کتاب کے مصنف جناب ارشد قریشی نے واقعی قابل رشک محنت کر کے اس فتنہ کے خلاف قلمی جہاد کا شاندار ریکارڈ قائم کیا ہے۔ دونوں جلدیں کمپیوٹر کتابت' عمدہ طباعت' سفید کاغذ' رنگین ٹائیٹل پر مشتمل شائع کی گئیں ہیں۔

فقیر راقم الحروف نے قادیانیت کا لٹریچر پڑھا ہے۔ مرزا قادیانی شیطان کا چیلا تھا۔ یوسف کذاب مرزا قادیانی کا چیلا ہے۔ شیطان اور مرزا قادیان کے خبث باطن کفریات وہذلیات بدکرداری وعیاری کا دوسرا نام کذاب یوسف ہے۔

اور یہ کتاب ان شواہدات پر تاریخی دستاویز ہے جسے جھٹلانا اب کسی کے بس میں نہیں۔ مصنف نے اس فتنہ کے خلاف قلم اٹھا کر پوری امت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کیا ہے۔ دونوں جلدوں پر مشتمل یہ کتاب "المعارف گنج بخش روڈ لاہور" سے مل سکتی ہے۔ دونوں جلدوں کی قیمت مبلغ ۳۰۰ روپے ہے۔ تین سو روپے میں دستیاب ہونے والی یہ کتاب اپنی تمام تر خوبیوں کے لحاظ سے انتہائی مفید ہے۔

مصنف نے عدالت کے لئے بھی یہ کتاب لکھ کر مکمل کیس تیار کر دیا ہے۔ اس فتنہ کے بارے میں معلومات کا ذوق رکھنے والے ضرور اسے حاصل کریں۔ مصنف تیسری جلد میں سیشن کورٹ' ہائی کورٹ وسپریم کورٹ کے فیصلوں کو جمع کرنے کا عزم رکھتے ہیں جو بہت ہی اچھا اقدام ہوگا۔

نقیب ختم نبوت کی اشاعت خاص سید ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات

ماہنامہ نقیب ختم نبوت ہمارے مخدوم زادہ سید محمد کفیل شاہ بخاری کی ادارت میں ملتان سے شائع ہوتا ہے۔ نقیب نے حضرت امیر شریعت سید عطاءاللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں دو وقیع نمبر پہلے شائع کئے ہیں۔ جن کی ملک بھر میں بہت پذیرائی ہوئی۔ حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی سے متعلق بکھرے ہوئے موتیوں کو جمع کر کے انہوں نے شاندار کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ ۱۹۹۵ء میں حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین اور قائد احرار حضرت مولانا سید حافظ عطاء المنعم ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ المعروف "حافظ جی" کا سانحہ ارتحال پیش آیا۔ نقیب نے اپنی شاندار روایات کے مطابق زیر نظر نمبر ترتیب دیا ہے۔ جس میں حضرت حافظ جی رحمۃ اللہ علیہ کے خطابات' عکس تحریر' ان کی ایمان پرور شاعری اور ان کی ذات گرامی پر ملک بھر کے چیدہ چیدہ دانش وروں و علمائے کرام کی نگارشات کو جمع کر کے تین سو صفحات کا نمبر شائع کیا ہے۔ جس سے حضرت حافظ جی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا مکمل خاکہ' خدمات و تعارف' جذبات واحساسات' مشن سے وابستگی' جرات ایثار کی مکمل تصویر آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے۔ (بعض مقالہ نگار حضرات نے اختلافی امور کا تذکرہ بڑے ترش انداز میں کیا ہے)۔ یہ خوبصورت عمدہ طباعت وکتابت کا حامل رنگین ٹائیٹل پر مشتمل نمبر اتنا دلچسپ ہے پڑھنے بیٹھ جائیں تو حضرت

(بقیہ ص ۴۶ پر)

مسئلہ رفع ونزول مسیح علیہ السلام

از قلم : مولانا عبداللطیف مسعود

- سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات، رفع ونزول کا قرآن وسنت سے اثبات
- بے شمار تفسیریں، لغوی اور دیگر علمی کتب کے سینکڑوں اقتباسات وحوالہ جات کا مرقع
- قادیانی مرتد قاضی نذیر کی تعلیمی پاکٹ بک کے حصہ "حیات مسیح" کا مکمل ومدلل اور مسکت جواب
- حیات عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق ملحدین ومنکرین کے تمام اشکالات ومغالطہ جات کا مکمل رد
- کتاب کے دو حصے ہیں، پہلا حصہ ۴۰۸ صفحات پر مشتمل ہے جو قادیانی مرتد قاضی نذیر کی کتاب کے جواب پر مشتمل ہے۔ دوسرا حصہ جو ۱۸۴ صفحات پر مشتمل ہے یہ مرتد اعظم مرزا قادیانی کی کتاب ازالہ اوہام میں پیش کردہ تیس آیات کی تحریف کے رد کو شامل ہے۔
- حصہ اول و دوم پانچ سو بانوے صفحات پر مشتمل یکجا مجلد کتابی شکل میں پیش کردیئے گئے ہیں۔
- چار رنگ کا خوبصورت ٹائٹل
- عمدہ واعلیٰ سفید کاغذ
- کمپیوٹرائزڈ کتابت
- اعلیٰ وعمدہ نفیس جلد
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی روایات ہیں کہ وہ اپنی کتابوں کو لاگت پر سستے داموں پیش کرتی ہے، مقصود تبلیغ ہے نہ کہ تجارت!
- یہ کتاب بھی انہیں روایات کی حامل ہے، تمام ترخوبیوں کے باوجود تقریباً "چھ سو صفحات" کی کتاب کی قیمت صرف ۱۲۰ روپے ہے۔
- کتاب وی پی نہ ہوگی، رقم کا پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ہے۔
- تمام مقامی دفاتر سے بھی مل سکتی ہے

ملنے کا پتہ : **ناظم دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت**

حضوری باغ روڈ ملتان، فون نمبر 514122

بچوں کا صفحہ

اشتیاق احمد

کورا مرزا

ہم گزشتہ مضمون میں یہ بات ثابت کر چکے ہیں کہ مرزا کا حافظہ بالکل ناکارہ تھا.... اسے یہ بھی یاد نہیں رہتا تھا کہ وہ اپنی فلاں کتاب میں کیا لکھ آیا ہے اور فلاں میں کیا اور دعویٰ تھا ثبوت کا.... لیجئے اس بات کا مزید ثبوت ملاحظہ فرمایئے۔

مرزا نے اپنی کتاب ازالہ اوہام کے صفحہ ۷۰ پر لکھا ہے۔

"مسیح موعود سے یہی عاجز مراد ہے؟"

یعنی میں مسیح موعود ہوں اور یہ بات مجھے کشف اور الہام سے معلوم ہوئی ہے۔ اب لطیفہ یہ ہے کہ اسی کتاب کی اسی جلد میں صرف چند صفحات آگے یعنی صفحہ ۹۳ پر مرزا لکھتا ہے۔

"جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں میں نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے وہ کم فہم ہیں' میں نے تو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے"۔

آپ نے دیکھا.... مرزا کو اتنا بھی یاد نہ رہا کہ چند صفحات پہلے وہ کیا دعویٰ کر آیا ہے اور اب اسی دعوے کی نفی کر رہا ہے.... اب مرزا کی ایک کتاب تذکرہ الشہادتین کا صفحہ ۳۴ پیش ہے.... اس ایک صفحے کے چند جملے ملاحظہ ہوں۔

"میں وہ ہوں جس کے ہاتھ پر صدہا نشان ظاہر ہوئے یعنی سینکڑوں"۔

چند سطر بعد لکھتا ہے۔

"اور شاید دس ہزار کے قریب یا اس سے زیادہ نشان ظاہر ہو چکے ہیں"۔

یہ مرزا کی کتاب کے صرف ایک صفحے کا حال ہے.... سینکڑوں نشانات کے فوراً" بعد دو لاکھ نشان لکھا او اس کے فوراً" بعد دس ہزار یا اس سے زیادہ۔

اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ اسی کتاب کے صرف چند صفحات میں یعنی ۴۰ پر لکھا۔

"میرے ہاتھ پر دس لاکھ نشان ظاہر ہو چکے ہیں"۔

اور کتاب حقیقتہ الوحی کے صفحہ ۶۷ پر لکھا۔

"میرے ہاتھ پر تین لاکھ نشان ظاہر ہو چکے ہیں"۔

اب ہم مرزائیوں سے پوچھتے ہیں کہ ان میں سے کون سی بات درست ہے اور کون سی غلط.... اگر ایک بات کو وہ درست مانتے ہیں تو دوسری لازمی غلط ہے.... نہ صرف دوسری.... بلکہ باقی چاروں غلط ہیں.... اور مرزا کا قول ہے.... کوئی ایک بات میں جھوٹ ثابت ہو جائے تو اس کی باقی باتوں کا بھی کوئی اعتبار نہیں رہتا.... لہٰذا مرزا کی کسی بات کا اعتبار نہیں.... مرزائیوں کو چاہیے.... ایسے جھوٹے سے کنارہ کشی کر کے آخری سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن میں آ جائیں.... یہ مان لیں کہ یادداشت نام کی کوئی چیز مرزا کے پاس نہیں تھی.... حافظے کے لحاظ سے وہ کورا تھا۔

سیدنا مہدی علیہ الرضوان کے بارہ میں احادیث صحیحہ کا مجموعہ

الخلیفۃ المھدی فی الاحادیث الصحیحۃ

تالیف : شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

☆ علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب کے مقدمہ میں حضرت مہدی کے متعلق احادیث پر جرح کی ہے۔ حالانکہ احادیث حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں۔

☆ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے قیام مدینہ منورہ کے دوران میں ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کے جواب میں ۳۷ احادیث صحیحہ جمع فرمائیں اور اپنی اس تصنیف کا نام "الخلیفۃ المھدی فی الاحادیث الصحیحۃ" تجویز فرمایا۔

☆ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ فرنگی دور میں گرفتار ہوئے تو آپ کے دیگر مسودات کے ساتھ اس مسودہ کو بھی ضبط کر لیا گیا۔

☆ مالٹا سے رہائی کے بعد افریقہ کے ایک آدمی کے جواب میں حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا کہ میرا یہ مسودہ ضبط ہو گیا تھا۔ رہائی کے بعد تلاش بسیار کے باوجود اب تو "ناامیدی ہو چلی"۔

☆ اللہ رب العزت کا کرم، کہ آپ کا یہ خط آپ کے صاحبزادے مولانا سید محمد ارشد مدنی مدظلہ استاذ الحدیث دارالعلوم دیوبند کی نظر سے گزرا، پہلی بار ان کو حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی اس تصنیف حدیث پر اطلاع ہوئی۔

☆ مولانا ارشد مدنی مدظلہ نے اپنے سفر حجاز مقدس کے دوران میں فرنگی کے زمانہ کے ضبط شدہ مسودات کی بابت معلوم کیا تو پتہ چلا کہ وہ تمام مکتبہ الحجاز مکہ مکرمہ میں موجود ہیں۔

☆ یوں پون صدی کے بعد گم شدہ "متاع عزیز" مل گئی۔

☆ مولانا حبیب الرحمٰن قاسمی استاذ الحدیث دارلعلوم دیوبند نے اس کی تخریج، تشریح، ترجمہ، مقدمہ تحریر فرمایا۔ اب اس بارہ میں احادیث ۴۴ ہو گئیں۔

☆ پچھلے سال یہ کتاب دارالعلوم دیوبند سے شائع ہوئی۔ فللّٰہ الحمد

☆ اب ملک عزیز پاکستان میں خارجی گروہ، فتنہ عمیا قادیانی اور منکرین حدیث، کے حضرت مہدی علیہ الرضوان کے بارہ میں خلاف اسلام نظریات کے رد کی خاطر اکابر امت کے حکم پر اسے عالمی مجلس نے دیدہ زیب شائع کیا ہے۔

☆ صفحات ۵۸، کاغذ سفید، کمپیوٹر کتابت، عمدہ طباعت، رنگین ٹائیٹل، قیمت صرف ۲۰ روپے۔ کتاب منی آرڈر آنے پر ارسال ہوگی، وی پی نہ ہوگی۔

ملنے کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان، پاکستان

فون نمبر : 514122